معاشرتی علوم

ضلع تھرپارکر

تیسری جماعت کے لیے

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

معاشرتی علوم

ضلع تھرپارکر

تیسری جماعت کے لیے

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

طبع کنندہ:

اعظم سنز، کراچی

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ بہ تعاون آغا خان یونیورسٹی، انسٹی ٹیوٹ فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ، کراچی

منظور کردہ: وفاقی وزارت تعلیم (شعبۂ نصاب) اسلام آباد بطور واحد درسی کتاب برائے مدارس ضلع تھرپارکر۔
قومی کمیٹی برائے جائزہ کتب نصاب کی تصحیح شدہ۔

نگرانِ اعلیٰ	پروفیسر عبدالسلام خواجہ چیئرمین سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ
کوآرڈینیٹر	روشن علی ڈہراج
مصنف	امولک داس۔ پی۔ مہیشوری ● الھڈنہ۔ ٹی۔ بجیر
مترجم	پروفیسر کوثر اقبال ● محمد ناظم علی خان ماتلوی
ادارت و نگرانی	قائم الدین بلال ● علی محمد ساہڑ ● غلام محی الدین بلیدی
السٹریشنز	علی عباس ● ساجدہ یوسف
لے آؤٹ، کمپیوٹر گرافکس	اقبال راہی

مطبوعہ: ایم پریس کراچی

فہرست مضامین

پیش لفظ

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جس کا فریضہ درسی کتب کی تیاری و اشاعت ہے۔ اس کا اولین مقصد ایسی درسی کتابوں کی تیاری و فراہمی ہے جو نسل نو کو شعور و آگہی اور ایسی صلاحیت بخشیں جن کے ذریعے وہ اسلام کی آفاقی نظریات، بھائی چارے، اسلاف کے کارناموں اور اپنے ثقافتی ورثہ و روایات کی پاسداری کرتے ہوئے دورِ جدید کے نت نئے سائنسی، تکنیکی اور معاشرتی تقاضوں کا مقابلہ کرکے کامیاب زندگی گزار سکیں۔

اس اعلیٰ مقصد کی تکمیل کی غرض سے اہلِ علم، ماہرین مضامین، مدرسین کرام اور مخلص احباب کی ایک ٹیم ہر سمت سے حاصل ہونے والی تجاویز کی روشنی میں درسی کتب کے معیار، جائزے اور اُن کی اصلاح کے لیے ہمارے ساتھ پیہم مصروفِ عمل ہے۔

ہمارے ماہرین اور اشاعتی عملے کے لیے اپنے مطلوبہ مقاصد کا حصول اسی صورت میں ممکن ہے کہ ان کتب سے اساتذہ کرام اور طلبہ و طالبات کماحقہ استفادہ کریں۔ علاوہ ازیں ان کی تجاویز آراء ان کتب کے معیار کو مزید بہتر بنانے میں ہمارے لیے مدد و معاون ثابت ہوں گی۔

پروفیسر عبدالسلام خواجہ

چیئرمین

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

پہلا باب

نقشے کے بارے میں جاننا

نقشہ کیا ہے؟

نقشہ ایک خاص قسم کا خاکہ یا ڈرائنگ ہے جو چیزوں کی اوپری سطح کو دکھاتا ہے۔ نقشے میں چیزیں ہمیں ایسے نظر آتی ہیں جیسے ہم ان پر کھڑے ہوکر اوپر سے دیکھ رہے ہوں۔ شکل 1.1 کو دیکھیے یہ ایک کمرۂ جماعت کی تصویر ہے اور شکل 1.2 ایک کمرۂ جماعت کا نقشہ ہے۔ نقشہ تصویر سے کس طرح مختلف ہوتا ہے؟

شکل نمبر 1.1 ایک کمرہ جماعت کی تصویر
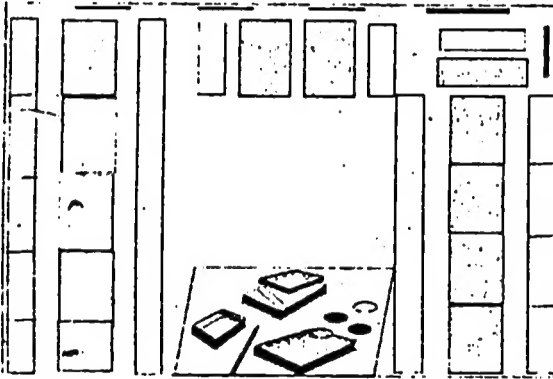
شکل نمبر 1.2 ایک کمرہ جماعت کا نقشہ

ایک تصویر چیزوں کو بالکل اسی طرح دکھاتی ہے جیسی وہ ہوتیں ہیں۔ جب کہ نقشہ چیزوں کی صرف اوپری سطح کو دکھاتا ہے۔
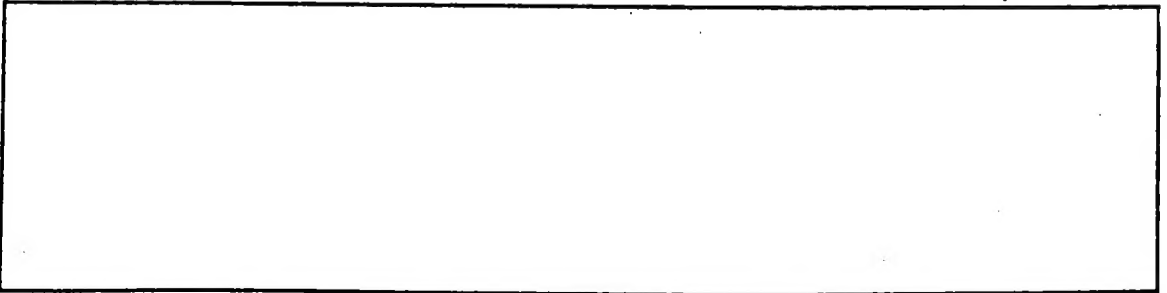
استاد کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو روزانہ صرف ایک تصور (ذیلی عنوان) کے بارے میں سمجھائے اور مزید سمجھانے سے پہلے دیگر مثالوں کے ذریعے اس تصور کو واضح کرے۔

نقشہ محل وقوع بتاتا ہے

آج سلمیٰ کا اسکول مین پہلا دن ہے۔اس کی استانی نے اسے سمجھانے کے لیے کمرۂ جماعت کا نقشہ بنایا۔ نقشے سے سلمیٰ سمجھ گئی کہ کمرہ جماعت میں کون سی چیز کہاں تلاش کی جائے۔نقشہ ہمیں بتاتا ہے کہ چیزیں کہاں ہیں۔
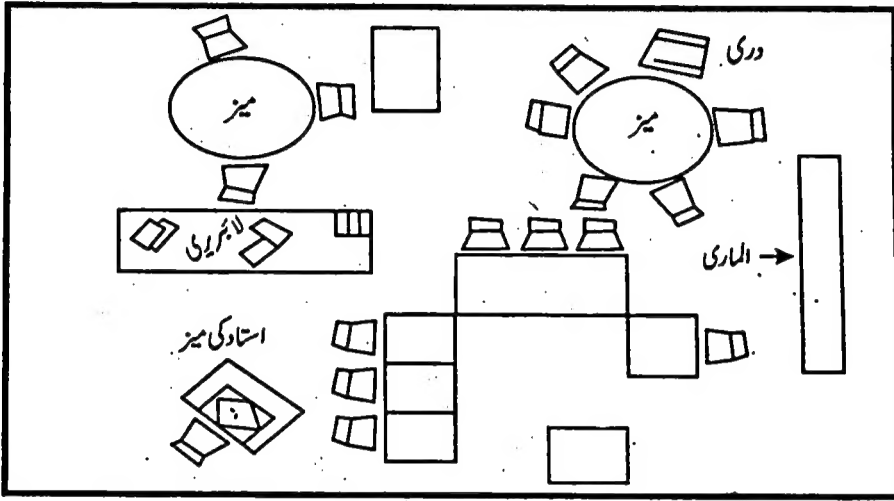
سلمیٰ کے کمرۂ جماعت کا نقشہ

سرگرمی : دی گئی خالی جگہ میں اپنے کمرۂ جماعت کا نقشہ بنایئے۔ اپنی ڈیسک کا رنگ سرخ کیجیے اور اس پر اپنا نام لکھیے۔

استاد کو چاہیے کہ طلبہ کو نقشے پر چیزوں کے مقام سمجھانے کے لیے ان سے معلوم کرے کہ ان کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے کون بیٹھا ہے۔طلبہ سے کمرۂ جماعت کا نقشہ بنوانے سے پہلے وہ خود تختہ سیاہ پر نقشہ بنائے اور ایک ایک طالب علم کو بلا کر نقشے پر اس کی ڈیسک اور کمرۂ جماعت کی دوسری چیزوں کی نشاندہی کرنے کو کہے۔

نقشہ جسامت بتاتا ہے

آپ نے جب کمرۂ جماعت کا نقشہ بنایا تو کیا کیا؟ آپ نے ہر چیز کو اپنے کاغذ کی لمبائی چوڑائی یعنی جسامت کے مطابق چھوٹا کر دیا۔ نقشے میں چیزوں کو ان کی اصل جسامت سے چھوٹا کر کے دکھایا جاتا ہے۔ اگر چیزوں کو ان کی اصل جسامت میں دکھایا جائے تو نقشہ بنانا ناممکن ہو جائے گا۔ نقشہ ہمیں بتاتا ہے کہ چیزوں کو کتنا چھوٹا کر کے دکھایا گیا ہے تاکہ ہم اس کی اصل جسامت جان سکیں۔

نقشے میں علامات استعمال کی جاتی ہیں۔

شکل 1.3 کو دیکھیے ۔ یہ شہر کے ایک علاقے کی تصویر ہے۔ یہ تصویر شہر کے ایک علاقے کے درختوں، گلیوں اور عمارتوں کو دکھا رہی ہے۔ اب شکل 1.4 کو دیکھیے ۔ یہ شہر کے ایک علاقے کا نقشہ ہے۔ نقشے میں عمارتوں اور درختوں کی جگہ خاص قسم کے نشانات دکھائے گئے ہیں۔ یہ نشانات علامات کہلاتے ہیں۔ ان علامات کی مدد سے نقشے میں اصل چیزیں دکھائی جاتی ہیں۔
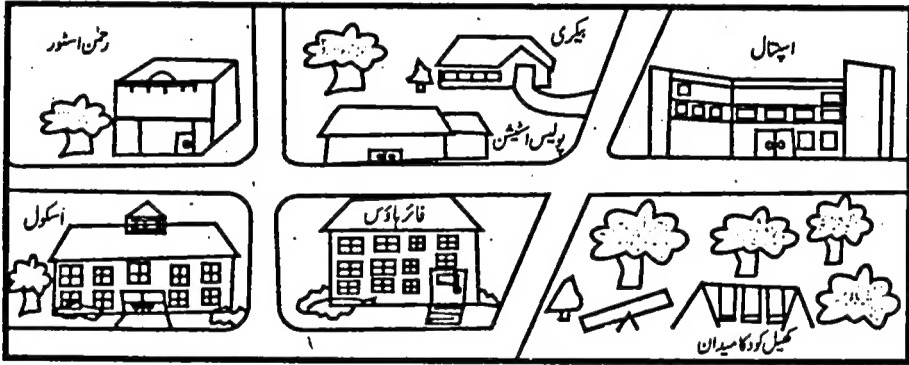
شکل نمبر 1.3 شہر کے ایک علاقے کی تصویر
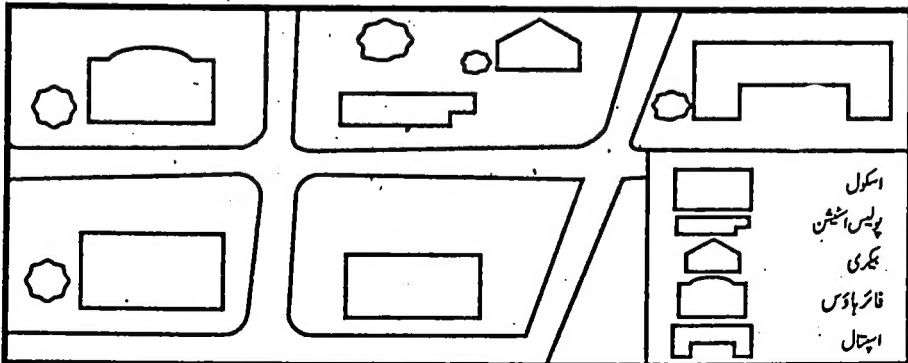
شکل نمبر 1.4 شہر کے ایک علاقے کا نقشہ

نقشے میں قدرتی نظاروں کے لیے درج ذیل علامتیں ہوتی ہیں۔
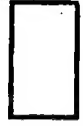
نقشے میں انسان کی بنائی ہوئی چیزوں کے لیے درج ذیل علامتیں ہوتی ہیں۔

شکل 1.4 کو دیکھیے، نیچے خانے میں عمارتوں کے نام اور ان کے لیے نقشے میں استعمال ہونے والی علامات دی گئی ہیں۔ آپ عمارت کی علامت سے اس کے نام تک ایک خط کھینچیے۔

نقشے میں اشارات استعمال ہوتے ہیں

ہر نقشے کے نیچے ایک فہرست دی جاتی ہے، جس طرح آپ نے مندرجہ بالا سرگرمی میں دی ہے۔ اس فہرست کو "اشارہ یا کلید" کہا جاتا ہے۔ اس کی مدد سے نقشے میں استعمال ہونے والی علامات کو پہچاننے میں مدد ملتی ہے۔ اس فہرست میں دیے گئے اشارات کو اچھی طرح سمجھ لینا ضروری ہے۔ یہ اشارات نقشے میں استعمال کی گئی علامات کے بارے میں ہیں جن کی مدد سے نقشہ سمجھنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

دیے ہوئے نقشے کے اشارات یا کلید کی مدد سے مختلف چیزیں دکھانے کے لیے علامات استعمال کیجیے۔ آپ کی آسانی کے لیے ایک اشارہ استعمال کیا گیا ہے۔
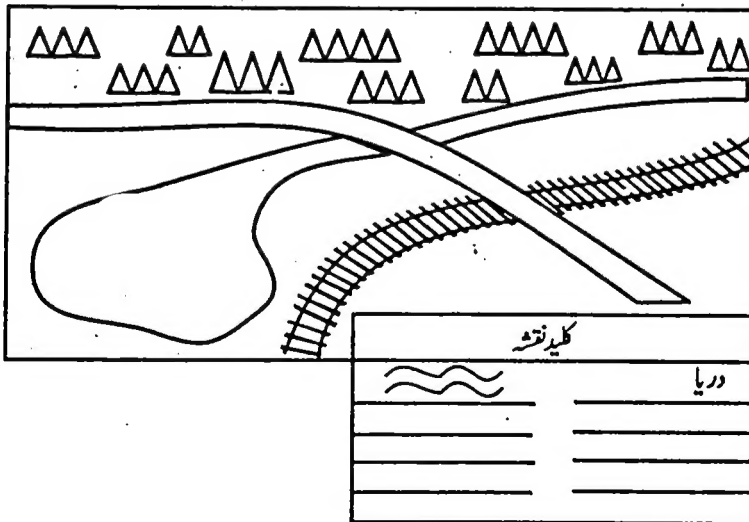
نقشہ سمتیں بتاتا ہے
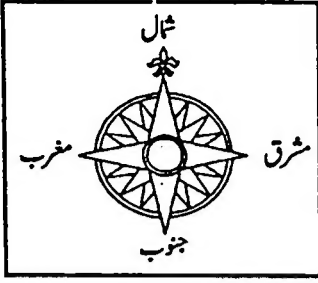
سمت نما

نقشہ پڑھنے میں آسانی کے لیے نقشہ نویس/کارٹوگرافر (نقشہ بنانے والے) سمتیں بھی بتاتے ہیں۔ نقشے کے ایک کونے میں ایک مخصوص نشان ہوتا ہے۔ اس نشان کو "سمت نما" کہتے ہیں۔ یہ شمال، جنوب، مشرق اور مغرب کی سمتوں کو ظاہر کرتا ہے۔
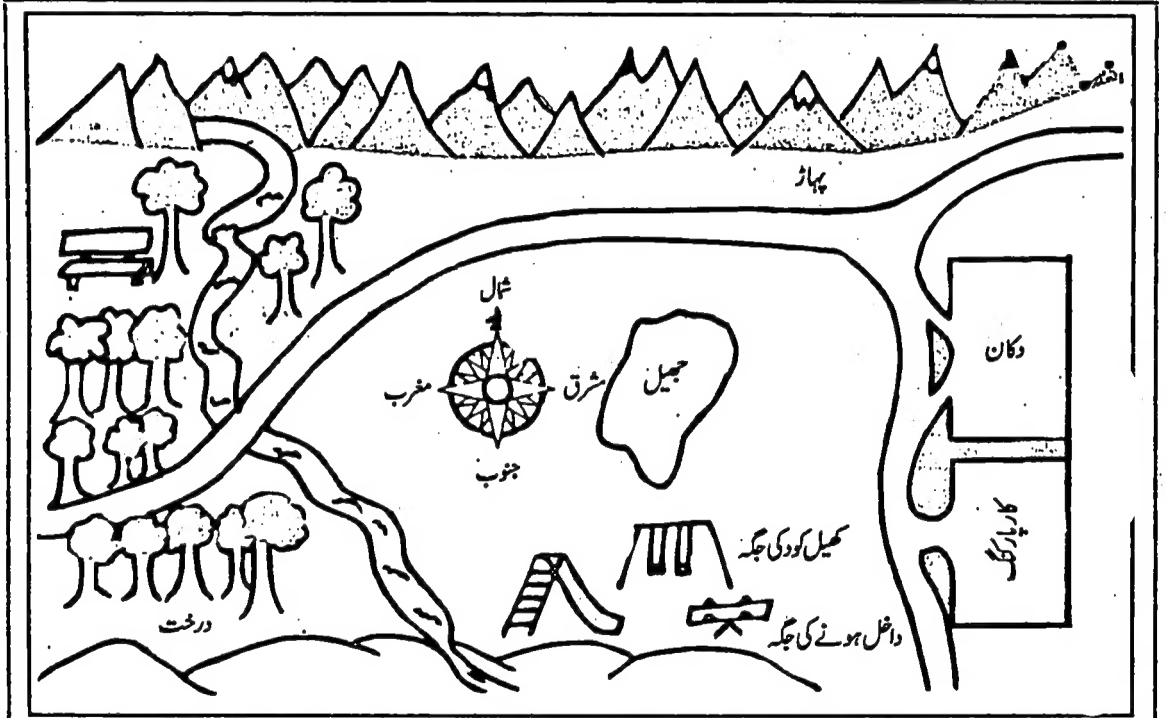
اوپر دیے ہوئے نقشے کو دیکھیے اور نیچے ہر جملہ مکمل کرنے کے لیے لفظ "شمال، جنوب، مشرق یا مغرب" لکھیے۔

1- جنگلات پارک کے ۔۔۔۔ کی طرف ہیں۔ 3- اسنیک شاپ پارک کے ۔۔۔۔ کی طرف ہے۔

2- کھیل کا علاقہ پارک کے ۔۔۔۔ کی طرف ہے۔ 4- پارک کے ۔۔۔۔۔۔ کی طرف پہاڑ ہیں۔

"سمت نما" کو استعمال کرتے ہوئے کمرۂ جماعت کی اہم سمتوں کو شناخت کیجیے۔ ایک بڑے کاغذ پر چار اہم سمتیں شمال، جنوب، مشرق اور مغرب لکھیے اور اس کو کمرۂ جماعت کی دیوار پر آویزاں کیجیے۔ طلبہ کو ہدایت کیجیے کہ وہ کھڑے ہو کر اپنا چہرہ مشرق، مغرب وغیرہ کی جانب گھمائیں۔ بیٹھے ہوئے مختلف طلبہ سے معلوم کیجیے کہ ان کے شمال، جنوب، مشرق یا مغرب میں کون بیٹھا ہے۔

نقشہ فاصلہ بتاتا ہے

جب ہم نقشہ دیکھتے ہیں تو ہمیں اس میں کچھ چیزیں قریب اور کچھ دور نظر آتی ہیں۔ نیچے دی گئی شکل نمبر 1.5 میں نقشے کو دیکھیے کہ کون سی چیزیں جھولے کے نزدیک ہیں؟ کون سی چیزیں ہوٹل کے قریب ہیں؟

شکل نمبر 1.5 پارک کا نقشہ
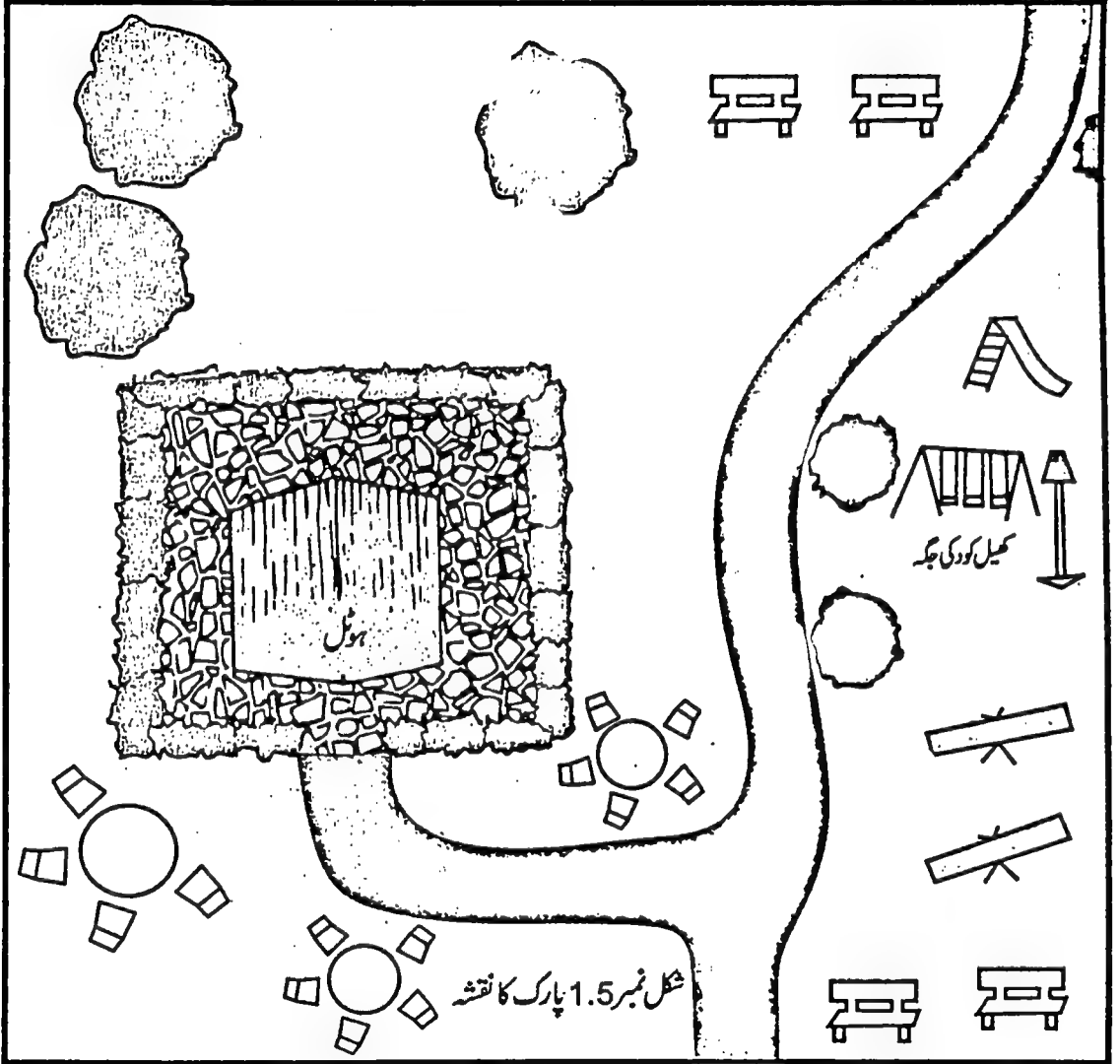
نقشہ حدود بتاتا ہے

نقشے میں دو مقامات کو جدا کرنے والے خط یعنی لکیر کو "حد" کہتے ہیں۔ ہم اپنے گھروں کی حد بندی کے لیے دیواریں استعمال کرتے ہیں۔ حد بندیاں بہت سی قسم کی ہو سکتی ہیں۔

اس تصویر میں گھروں کی حد بندیاں دکھائی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ حد بندیاں اور کس طرح ہو سکتی ہیں؟ نقشے میں حد موٹی لکیر یا نقطے دار خط کے ذریعے دکھائی جاتی ہے۔
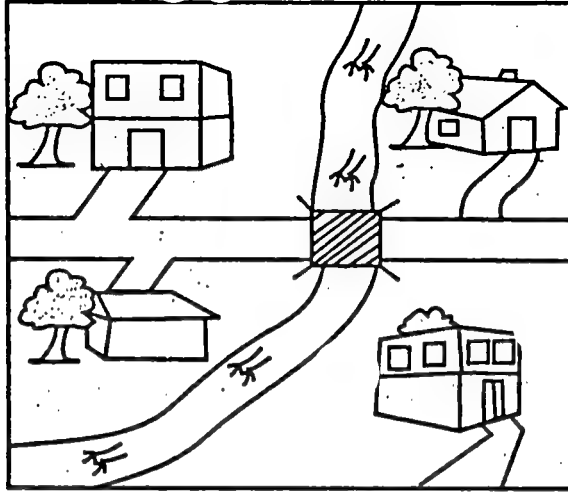
شکل نمبر 1.6 تصویر میں حد بندیاں
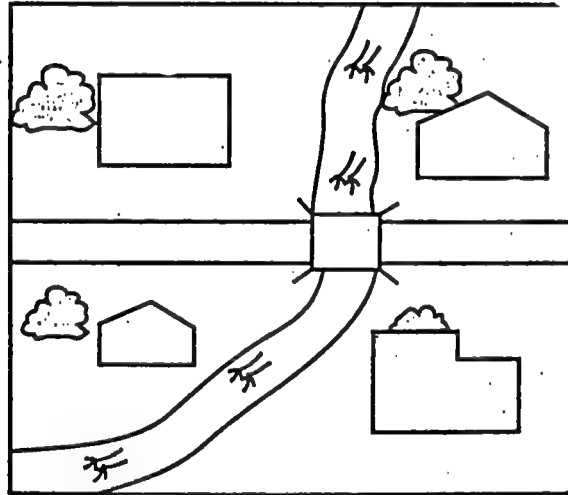
شکل نمبر 1.7 نقشے میں حد بندیاں

نقشے کی اہمیت

ابھی ہم نے نقشے کے بارے میں پڑھا ہے۔ نقشہ کیوں اہم ہوتا ہے؟ نقشہ اس لیے اہم ہوتا ہے کہ نقشہ مقامات کو معلوم کرنے، مقامات تک پہنچنے اور مقامات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔

مشق

تھرپارکر ضلعے کے نقشے پر نقشہ بنانے کی مہارتوں کا استعمال۔
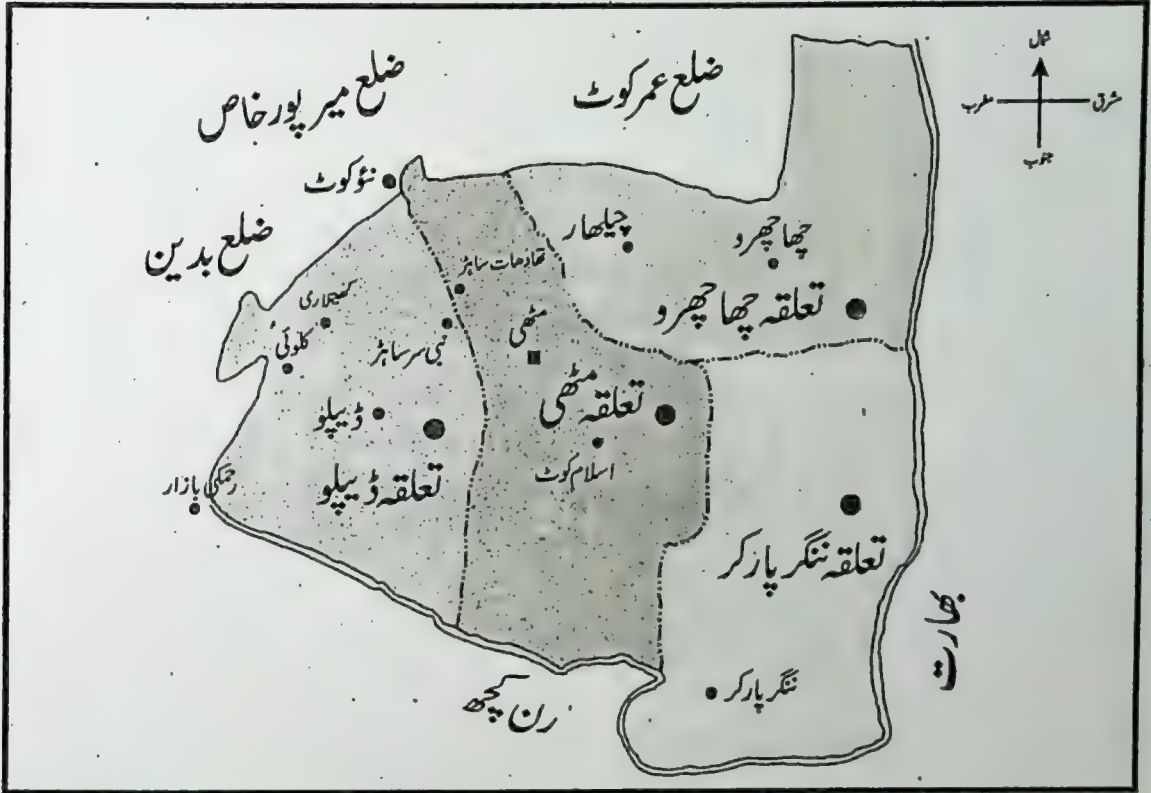
1- ضلع تھرپارکر کے نقشے پر علامات دیکھیے۔ نقشے کے لیے تین علامات بنا کر لکھیے کہ وہ کیا ظاہر کرتی ہیں۔

2- مٹھی شہر کے نزدیک کے تین اور دور کے تین مقامات کے نام لکھیے۔

3- بتائیے یہ مقامات نقشے میں مٹھی شہر کے کس سمت میں ہیں؟

(الف) چھاچھرو (ب) ننگرپارکر (ج) ڈیپلو

4- اپنے گھر کے اطراف کا نقشہ بنائیے۔ اس میں اپنے گھر کے نزدیک کے تین مقامات اور گھر سے دور کے تین اہم مقامات کے نام لکھیے۔ گھروں کے درمیان حدبندیاں موٹی لکیروں کے ذریعے دکھائیے۔

ہمارا ملک

قائداعظمؒ

بڑی جدوجہد کے بعد ہمارا ملک پاکستان 14 اگست 1947ء کو وجود میں آیا۔ اس کے بانی قائداعظم محمد علی جناحؒ ہیں۔

پاکستان کی زمین

پاکستان کے شمال میں اونچے اونچے پہاڑ ہیں۔ ان پہاڑوں سے دریائے سندھ نکل کر پاکستان کے درمیان سے بہتا ہوا سندھ کے جنوب میں بحیرۂ عرب میں جا گرتا ہے۔ دریائے سندھ کا پانی پاکستان کے بہت بڑے رقبے پر اچھی اچھی فصلیں کاشت کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان کے مشرق میں ریگستان، مغرب میں پہاڑوں کے سلسلے اور جنوب میں بحیرۂ عرب ہے۔
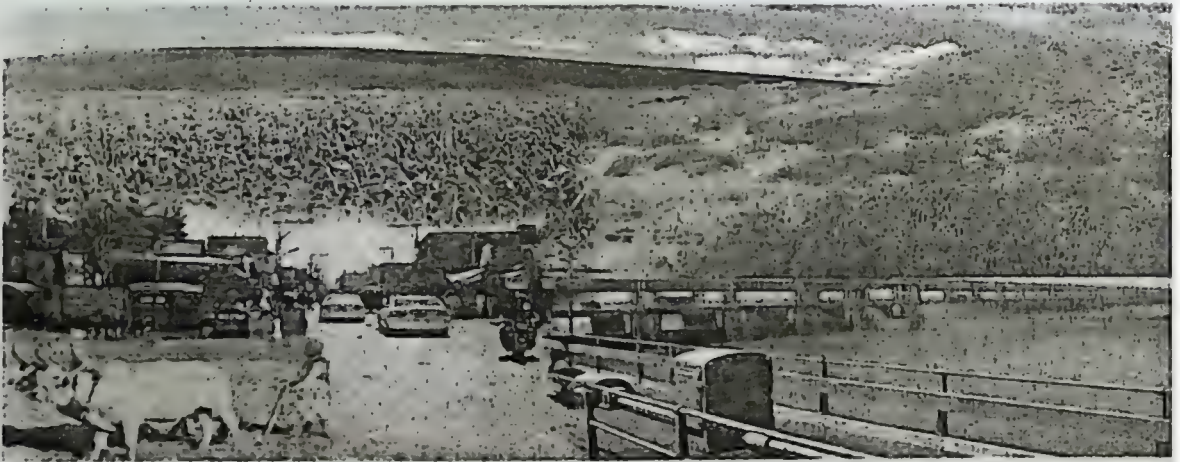
پاکستان کے لوگ اور زمین

پاکستان کے لوگ

آپ کی طرح بہت سے بچے اسکولوں میں پڑھتے ہیں۔ نوجوان کالجوں اور یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ کچھ بچے غربت کی وجہ سے تعلیم سے محروم ہیں۔ وہ اسکول نہیں جاسکتے کیونکہ انھیں روزی

کمانے کے لیے کام کرنا پڑتا ہے۔ بہت سے نوجوان عورتیں مرد ہمارے والدین کی طرح کام کرتے ہیں۔ کچھ کسان ہیں، کچھ کارخانوں میں کام کرتے ہیں اور کچھ اسکولوں، اسپتالوں اور بینکوں میں ملازم ہیں۔ کچھ گھروں میں بچوں کی دیکھ بھال، کھانا پکانے اور صفائی کا کام کرتے ہیں۔

ہم بچے ہوں یا جوان، پڑھتے ہوں یا کوئی کام کرتے ہوں، ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ ہم زیادہ سے زیادہ علم حاصل کریں اور محنت کر کے اپنے ملک کو خوشحال بنائیں۔

نیچے دیے ہوئے نقشے کو دیکھیے۔ یہ پاکستان کا نقشہ ہے۔ جیسا کہ نقشے سے ظاہر ہے پاکستان ایک بڑا ملک ہے۔ یہ چار صوبوں اور شمالی علاقوں پر مشتمل ہے۔ اس کے چار صوبے یہ ہیں: سندھ، پنجاب، بلوچستان اور خیبر پختونخواہ۔
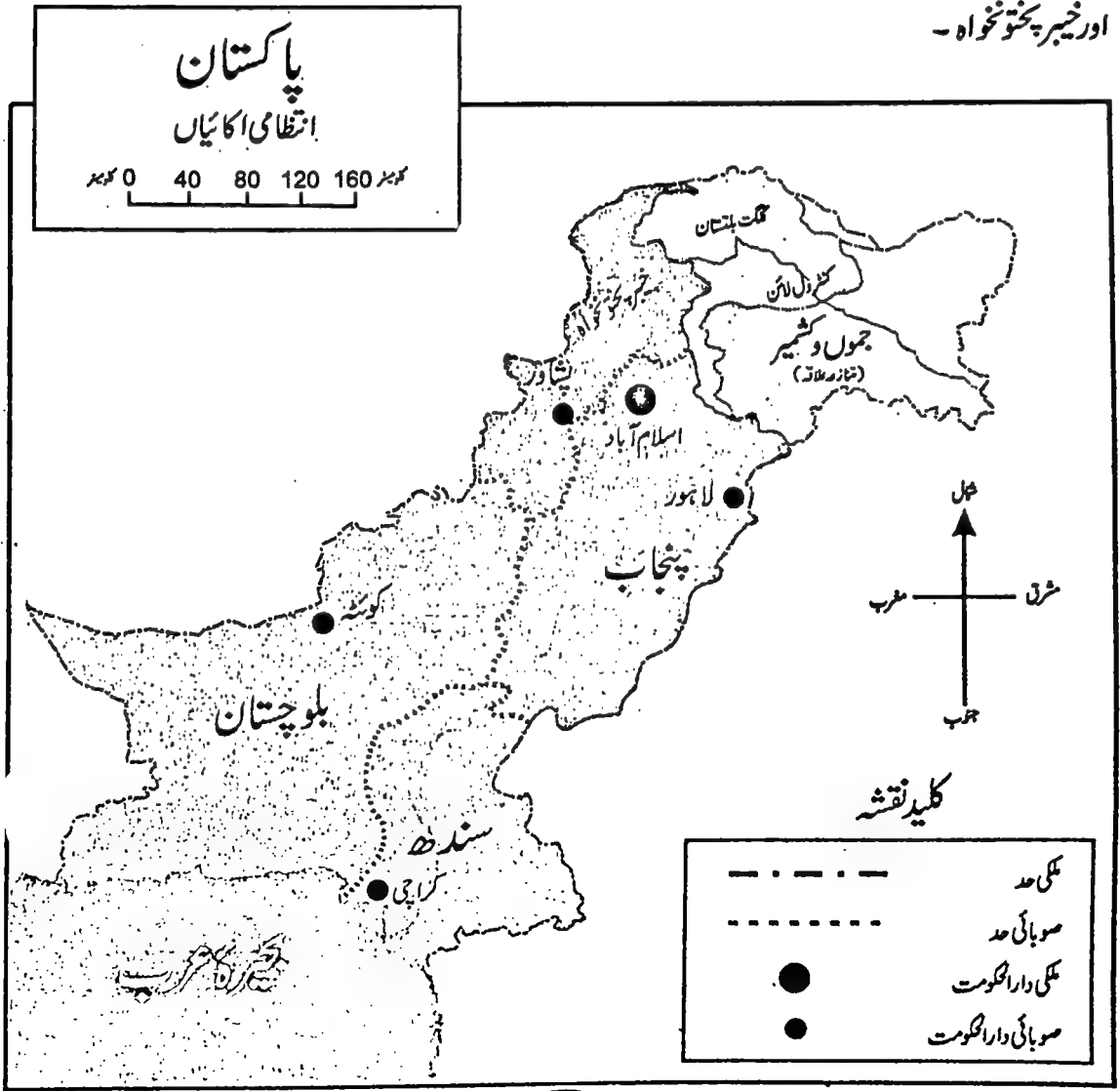
ہمارا ضلع

ملک کے انتظام کو آسان بنانے کے لیے ہر صوبے کو ضلعوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

نیچے صوبہ سندھ کے نقشے کو دیکھیے اور بتائیے کہ صوبہ سندھ کو کتنے ضلعوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟ آپ کس ضلع میں رہتے ہیں؟ ہم تھرپارکر ضلع میں رہتے ہیں۔ تھرپارکر ضلعے کے شمال میں ضلع میرپور خاص اور عمرکوٹ، جنوب کی طرف رن کچھ کا علاقہ ہے اور مشرق میں بھارت اور مغرب میں ضلع بدین ہے۔

مشق
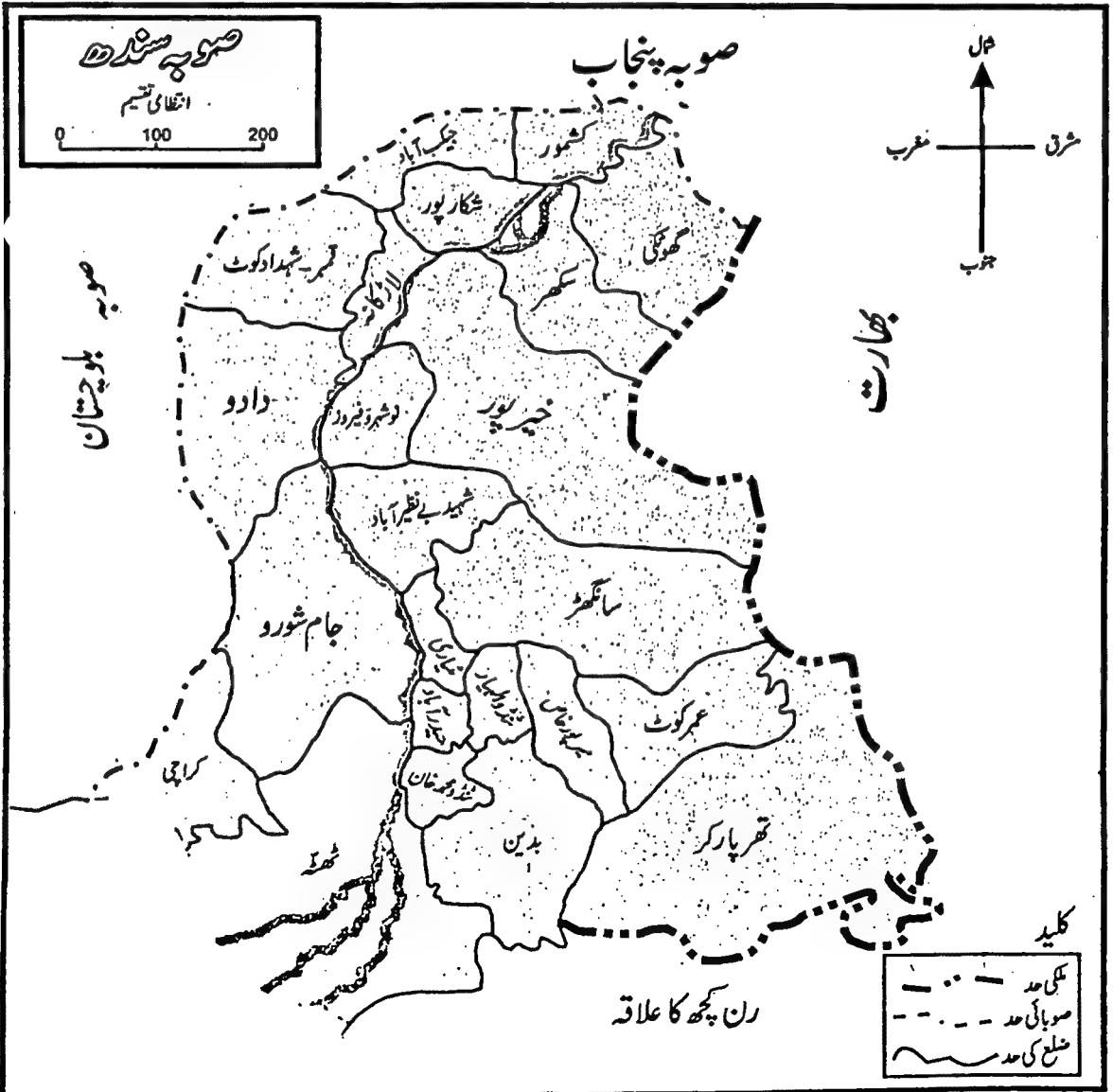
(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- پاکستان کب وجود میں آیا؟

2- پاکستان کے بانی کون ہیں؟

3- ہمیں اپنے ملک کی ترقی کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

(ب) عملی کام

1- پاکستان کے نقشے پر صوبہ سندھ میں رنگ بھریے۔

2- صوبہ سندھ کے نقشے پر تھرپارکر ضلعے میں رنگ بھریے۔

(ج) سرگرمیاں

1- قائداعظمؒ کی زندگی اور ان خدمات کے بارے میں کسی اور کتاب میں بھی پڑھیے۔

2- کلاس میں اپنے وطن اور اس کے لوگوں کی تصویریں لائیے۔ اپنے ساتھیوں سے گفتگو کیجیے کہ انھیں اپنے وطن اور اس کے لوگوں کے بارے میں ان تصویروں سے کیا معلومات حاصل ہوتی ہیں؟

تھرپارکر ضلع کی تاریخ

تھرپارکر سندھ کے قدیم ضلعوں میں سے ایک ہے۔ سندھ سرکار نے 1990ء میں تھرپارکر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جس کے نتیجے میں دو ضلعے وجود میں آئے۔ ایک میرپورخاص اور دوسرا تھرپارکر۔

ضلع تھرپارکر اپنی تاریخی پس منظر کی حیثیت سے میرپورخاص سے ذرا مختلف ہے۔ اس ضلعے میں کتنے ہی قدیم شہروں کے آثار ملے ہیں۔ ان میں ویراواہ (پاری ننگر) بھوڈیسر اور ننگر پارکر بہت مشہور ہیں۔ ننگر پارکر اس وقت بھی آباد ہے۔ بھوڈیسر میں ایک مسجد سنگِ مَرمَر سے بنی ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مسجد گجرات کے حاکم محمود بیگڑی نے تعمیر کروائی تھی۔

ننگر پارکر کے چاروں طرف پانی کے خشک تالاب موجود ہیں۔ اسی شہر کے قریب دنیا کا خوبصورت پہاڑ کارونجھر ہے۔ اس کے پتھر بھورے سرخ اور مختلف رنگ والے ہیں۔ اس پہاڑ میں موروں کی تعداد زیادہ ہے۔ موروں کی کارونجھر سے محبت کا ذکر اس علاقے کے لوک گیت اور شاعری میں ملتی ہے۔ اس پہاڑ میں گوڑدھڑو اور بھٹیانی

جین دھرم والوں کا مندر

کارونجھر

نئیں موجود ہیں جو برسات کے موسم میں بہتی ہیں۔ کارونجھر پہاڑ میں ساردھڑو ہندوؤں کا تیرتھ آستان ہے۔ یہاں ایک مندر اور پانی کا چشمہ بھی ہے۔ گاؤں گوڑی میں جین دھرم والوں کا مندر ہے جن کو گوڑی کے مندر کہا جاتا ہے۔ ننگر پارکر اور کارونجھر کے شمال مغرب میں جین دھرم کے خوبصورت مندر ہیں۔

تھرپارکر ضلع میں میروں نے بھی کچھ قلعہ بنوائے تھے جو نئوکوٹ، مٹھی، چیلھار، کھڈی اور سینگھاری میں تھے۔ نئوکوٹ کا قلعہ آج بھی موجود ہے جبکہ مٹھی والا قلعہ زبوں حال ہے۔ جس کو "گڈی" کہتے ہیں۔ اس وقت ان کے قریب ایک تفریح گاہ اور ہوٹل تعمیر کی گئی ہے۔

ضلع تھرپارکر
تعلقے
0 100 200
شمال
مشرق
مغرب
جنوب
ضلع میرپورخاص
ضلع عمرکوٹ
ننگوٹ
ضلع بدین
چیلھار
چھاچھرو
تھارھات ساہڑ
تعلقہ چھاچھرو
مٹھی
کلوئی
ننی سرساہڑ
تعلقہ مٹھی
ڈیپلو
اسلام کوٹ
رحمکی بازار
تعلقہ ڈیپلو
تعلقہ ننگرپارکر
بھارت
ننگرپارکر
رن کچھ
کلید
بین الاقوامی حد
ضلع کی حد
تعلقے
مشہور شہر
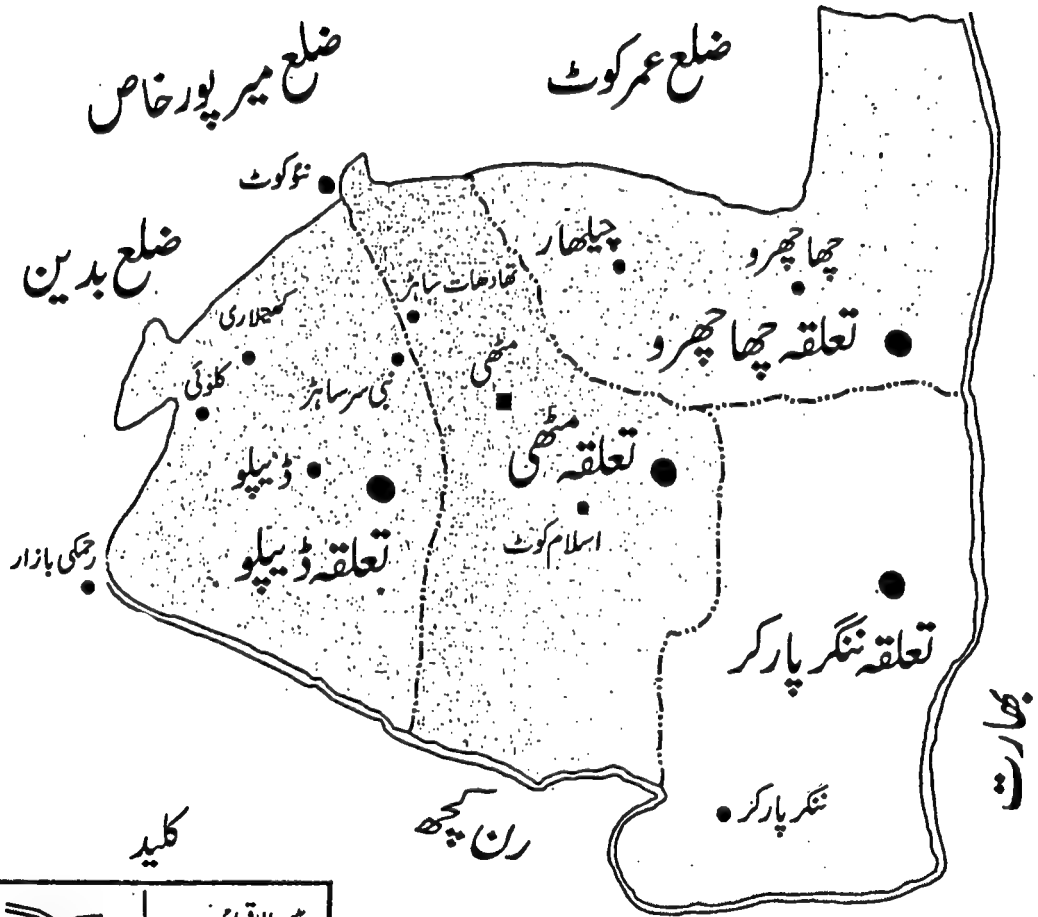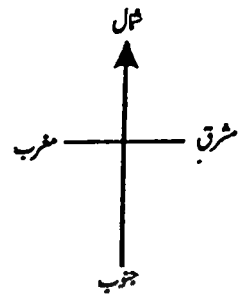
تھرپارکر ضلع میں مٹھی، چھاچھرو، ڈیپلو اور ننگر پارکر تعلقے ہیں مٹھی شہر ضلع کا ہیڈکوارٹر ہے۔ یہاں ڈگری کالج، ٹی بی سینٹر اور سرکاری محکموں کے دفاتر ہیں۔

مٹھی شہر میں نائی مٹھی ایک بجیر عورت نے کنواں کھدوایا تھا جس میں میٹھا پانی نکلا اس وجہ سے شہر کا نام بھی مٹھی کہلایا۔

ضلع تھرپارکر کے مشرق میں بھارت کی سرحد کے قریب گڈڑو ایک پرانا شہر آباد ہے۔ یہاں رام سنگھ ٹاکر نے ایک چھوٹا گڈ یعنی قلعہ بنوایا تھا اس لیے اس کا نام گڈڑو پڑا۔ اسلام کوٹ، اور چیلھار بھی تھرپارکر ضلعے کے مشہور شہر ہیں۔

مٹھی شہر

قلعہ نئوکوٹ
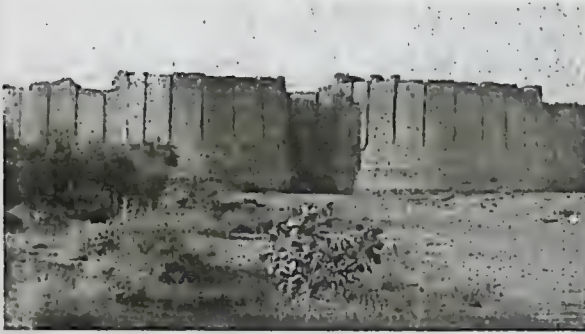
عمر ماروئی کا تاریخی قصہ بھی اس ضلع سے وابستہ ہے۔ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ نے اپنی شاعری میں ماروئی کی بہادری اور غیرت کا خوب ذکر کیا ہے۔ ماروئی تھرپارکر ضلعے کے گاؤں بھالوا کی رہائش پذیر تھی۔ عمر سومرو عمرکوٹ کا بادشاہ تھا۔ اس وقت یہ سارا علاقہ عمر سومرو کی بادشاہت میں تھا۔ اس کے علاوہ تاریخی کردار روپلو کولھی اور ان کے ساتھیوں کا بھی ہے جنہوں نے انگریزوں کے خلاف آزادی کا پرچم بلند کیا۔ روپلو اور ان کے ساتھی ملک کی آزادی کے لیے انگریزوں سے لڑتے ہوئے اپنے وطن پر قربان ہوگئے۔ مگر روپلو اور ان کے ساتھی انگریزوں کے آگے نہیں جھکے اور وہ تاریخ کا حصہ بن گئے۔

اس ضلعے میں معاشی حالت کا دارومدار بارش کے پانی پر منحصر ہے کیونکہ یہاں سینکڑوں لوگ مویشی پالتے ہیں۔ جبکہ مون سون کے موسم میں بارش ہونے سے یہاں کا علاقہ سرسبز ہو جاتا ہے اور بارشیں نہ ہوں تو ویران بن جاتا ہے۔

تھرپارکر ضلع کی سیاسی، سماجی اور ادبی شخصیات میں مائی بختاور شہید، مسکین جہان خان کھوسہ، محمد عثمان ڈیپلائی، رائے چند راٹھور، منگھارام اوجھا، روپلو کولھی، ڈاکٹر صالح محمد میمن ڈیپلے والا، سروپ چند شاد،

ارباب توگاچی، ارباب امیر حسن، ولی رام ولبھ، بلاول اوٹھو، امر ساہڑ، مائی بھاگی، مراد فقیر، موھن بھگت، جگدیش ملھانی، شیر محمد بلالانی، موتی ملھان اور ڈاکٹر ارباب غلام رحیم شامل ہیں۔

اس ضلع میں بھگت پار برہم، بھگت نینو رام، رتن راضی شاہ اور مصری شاہ کے میلے لگتے ہیں۔

مشق

(الف) مندرجہ سوالات کے جواب دیجیے

1- تھرپارکر ضلعے کے کس سال میں دو حصے کیے گئے؟

2- تھرپارکر ضلع کے کون سے قدیم شہر مشہور ہیں؟

3- بھوڈیسر کی مسجد کس حاکم نے بنوائی تھی؟

4- تھرپارکر ضلع میں میروں نے کہاں کہاں قلعہ بنوائے تھے؟

(ب) عملی کام

1- کلاس کے بچوں کا 4 سے 6 شاگردوں کا ایک ایک گروپ بنایئے پھر ہر گروپ ڈرامے کی صورت میں بتایئے کہ تھرپارکر ضلعے نے مختلف دور میں اپنا سفر کیسے جاری رکھا۔

2- تھرپارکر ضلعے کی پرانی اور تازہ تصویریں حاصل کیجیے اور اپنی کلاس میں پیش کیجیے جن میں ذرائع آمدورفت' لباس، عمارتیں بازار وغیرہ دکھائے گئے ہوں پھر ان تصاویر کی مدد سے بتایئے کہ وقت گزرنے کے ساتھ کیا کیا تبدیلیاں آئیں۔

(ج) سرگرمیاں

1- تھرپارکر ضلعے کی کسی شخصیت کو دعوت دے کر اپنے اسکول میں بلوایئے اور ان سے معلوم کیجیے کہ پچھلے سالوں میں تھرپارکر میں کیوں اور کیا کیا تبدیلیاں آئیں اور اُن سے ان تبدیلیوں کے متعلق گفتگو کیجیے۔

زمین کی سطح کی بناوٹ

زمین کی سطح خشکی اور پانی سے بنی ہوئی ہے۔ خشکی کی سطح ہر جگہ ایک جیسی نہیں ہے۔ بعض جگہوں پر زمین کا خشک حصہ بلند اور ڈھلوان ہے۔ کہیں یہ نیچا اور ہموار ہے۔ زمین کی سطح پر بڑی مقدار میں پانی ہے۔ بعض جگہوں پر تو زمین کی سطح کا بڑا علاقہ پانی سے ڈھکا ہوا ہے۔ چونکہ خشکی اور پانی کے لحاظ سے زمین کی سطح کی بناوٹ مختلف ہے، اس لیے ان قدرتی بناوٹوں کو مختلف نام دیے گئے ہیں۔ نیچے دی گئی تصویر کو دیکھیے۔ اس میں زمین کی مختلف بناوٹیں دکھائی گئی ہیں۔ ان کے لیے ہم خاص نام استعمال کرتے ہیں۔
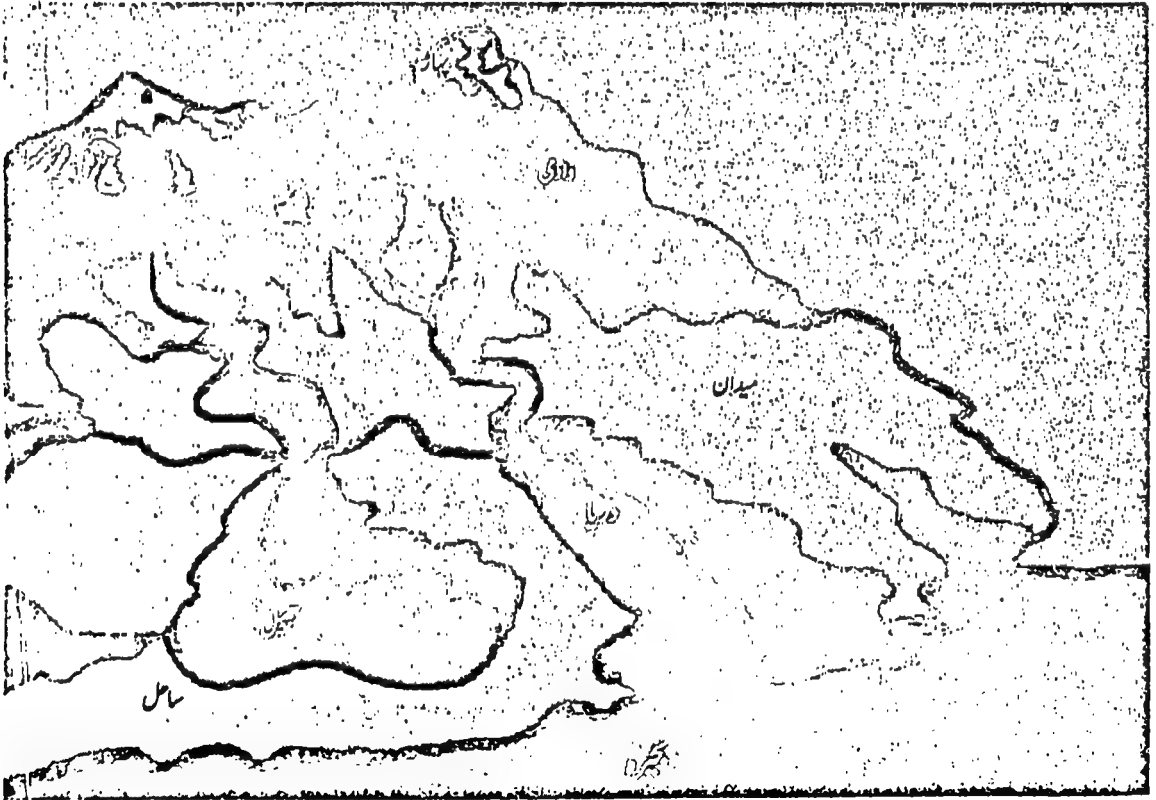
چند برّی اور آبی بناوٹیں

پہاڑ اور پہاڑیاں: پہاڑ بہت بلند ہوتے ہیں جب کہ پہاڑیاں کم بلند ہوتی ہیں۔

وادی: پہاڑوں کے درمیان والے علاقے کو وادی کہتے ہیں۔

سطح مرتفع: یہ ایک بلند اور ڈھلوان زمین ہوتی ہے۔ اس کی اوپر کی سطح ہموار ہوتی ہے۔ اسے "ٹیبل لینڈ" بھی کہتے ہیں۔ کیوں کہ اس کی اوپر کی سطح میز کی سطح کی طرح ہموار ہوتی ہے۔

میدان: یہ زمین کی سطح کا وہ حصّہ ہے جو نیچا اور ہموار ہوتا ہے۔

بحر اور بحیرہ: زمین کی سطح کے بہت بڑے حصّے پر پھیلے ہوئے پانی کو بحر کہتے ہیں جبکہ چھوٹے حصّے پر پھیلے ہوئے پانی کے حصّے کو بحیرہ کہتے ہیں۔

دریا: بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر قدرتی برف جمی ہوتی ہے۔ موسم گرما میں یہ برف پگھلتی ہے اور پانی بن جاتی ہے۔ برف کا یہ پانی جس راستے سے بہتا ہوا سمندر میں جا گرتا ہے، اسے دریا کہتے ہیں۔

ندی: چھوٹے اور کم چوڑے دریا کو ندی کہتے ہیں۔

جھیل: پانی کا وہ بڑا قدرتی علاقہ جو چاروں طرف سے خشکی سے گھرا ہوا ہو، جھیل کہلاتا ہے۔

ساحل: وہ علاقہ جو سمندر کے قریب ہوتا ہے، ساحل کہلاتا ہے۔

اس کے علاوہ برّی اور آبی بناوٹوں کی اور بھی قسمیں ہیں جن کے بارے میں ہم بعد میں پڑھیں گے۔

تھرپارکر ضلعے کی زمین

یہ تھرپارکر ضلعے کا طبعی نقشہ ہے۔ اس میں سفید رنگ والا حصہ پکے کا ہے۔ پکے کی زمین ہموار اور سخت ہوتی ہے۔ پکے کے برابر ہلکے رنگ والا حصہ واریاسا (ریگستانی) ہے۔ تھرپارکر ضلعے کا زیادہ تر حصہ ریتیلی (ریگستانی) اور اوپر نیچے ہے اور ریت کے بڑے بڑے ٹیلے ہیں جن کو بھٹ، سن اور لک کہتے ہیں۔ گہرے رنگ والا حصہ پہاڑی ہے۔ جس میں کارونجھر پہاڑ ہے۔ اس حصے کی زمین پتھریلی ہے، جس کو پارکر بھی کہا جاتا ہے۔ اس طرح تھرپارکر ضلعے کے تین قدرتی یا طبعی حصے ہیں۔ پکا، ریگستانی اور پہاڑی یا پارکر۔

سانپ

تھرپارکر ضلعے میں سانپ زیادہ ہیں کیونکہ یہاں غیر آباد زمین زیادہ ہے۔ اس لیے یہاں کالے واسینگ سانپ، لنڈیاں، کھپر، ھن کھن، پیئن یا پھوکنی وغیرہ ہوتے ہیں۔ پیئن سانپ ڈستی نہیں ہے مگر سوئے ہوئے لوگوں کے منہ میں اپنا زہر ڈال دیتی ہے جس سے لوگوں کے گلے میں زہر

کے چھالے بن جاتے ہیں اور وہ بیدار ہو جاتا ہے۔ علاج کے لیے جلد ہی پھٹکری کھلائی جاتی ہے جس سے گلے میں زہر کے بنے ہوئے چھالے ٹوٹ جاتے ہیں اور دودھ پلایا جاتا ہے۔ قے کے ذریعہ زہر باہر نکل جاتا ہے اور آدمی بچ جاتا ہے۔

پیئن سانپ سے محفوظ رہنے کے لیے لوگ راتوں کو روشنی کر کے سوتے ہیں یا کچی پیاز کھاتے ہیں اور کچھ لوگ گھر کے اوپر چھت پر بھی سو جاتے ہیں۔

ہماری فصلیں

ہمارے ضلعے کی اہم پیداوار اناج، پھل اور سبزیاں ہیں۔ایک وہ پیداوار جو خریف کی فصل میں ہوتی ہے اور دوسری وہ جو ربیع کی فصل میں ہوتی ہے۔خریف کی فصل موسم گرما کی فصل ہے۔ یہ اپریل سے جون تک بوئی جاتی ہے اور ستمبر، اکتوبر میں تیار ہو جاتی ہے۔ ہمارے ضلعے کی خاص پیداوار باجرا ہے۔اس کے علاوہ گوار، مونگ، تر، موٹھ اور کورڑ کی فصل بھی زیادہ ہوتی ہے۔ ہمارے تھرپارکر ضلعے میں صرف بارشیں
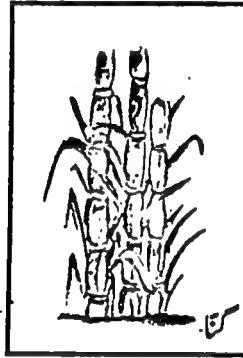
ہونے پر ہی خریف کی فصل کاشت کی جاتی ہے۔ڈیپلو کے بیراج ایراضی میں گندم زیادہ ہوتی ہے۔یہاں گنے کی کاشت بھی ہوتی ہے۔ مٹھی تعلقہ کی کچھ ایراضی نئوں کوٹ شاخ کے پانی پر آباد ہوتی ہے۔جس میں گندم،
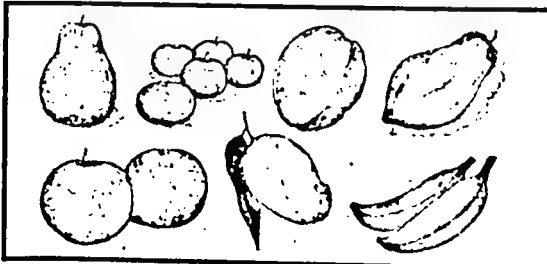
مرچ، گنا، اور کپاس کاشت کی جاتی ہے۔ ہمارے تھرپارکر ضلعے میں برسات پڑنے کے بعد تربوز، خربوزہ، چبھڑ اور کھمبی زیادہ ہوتی ہے۔تھر کے لوگ انہیں سبزی کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- تھرپارکر ضلعے کی زمین کس قسم کی ہے؟

2- ہمارے ضلعے میں کون کون سی فصلیں بوئی جاتی ہیں؟

3- نیچے دیئے ہوئے خانوں کو آپس میں نام اور وصف کے لحاظ سے ملائیں۔

نام	وصف
پہاڑ	پہاڑوں کے درمیان والا علاقہ
جھیل	وہ علاقہ جو نیچا اور ہموار ہوتا ہے۔
میدان	بہت بلند
بحر	خشکی سے گھرا ہوا پانی کا علاقہ
وادی	سمندر کے قریب کا علاقہ
ساحل	زمین کی سطح پر پانی کا بڑا علاقہ

(ب) عملی کام

1- تھرپارکر ضلعے کا طبیعی نقشہ بنا کر اس کی برّی اور آبی بناوٹوں میں رنگ بھریے۔

2- آپ خود کو خشکی یا پانی کا ایک علاقہ تصور کیجیے:

(الف) بتائیے، آپ کیوں اہم ہیں؟

(ب) لوگ آپ کو کیسے صحیح یا غلط استعمال کرتے ہیں؟

(ج) بتائیے مستقبل کے لیے آپ کس طرح محفوظ رکھے جا سکتے ہیں؟

3- اسے اپنی کلاس میں رول پلے کر کے پیش کریں۔

پانچواں باب

موسم اور آب و ہوا

آپ آج صبح جب اٹھے تو موسم کس قسم کا تھا اور اب کیسا ہے؟ ہوسکتا ہے کہ صبح کو بادل اور اب تیز دھوپ ہو۔ دن کے آخر میں ہوا کے جھکڑ چل رہے ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ موسم زیادہ دیر تک ایک جیسا نہیں رہتا۔ یہ مسلسل تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ بادل، تیز دھوپ اور جھکڑ ایسے الفاظ ہیں جو موسم کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

یہ معلوم کرنے کے لیے کہ کسی جگہ پر تیز دھوپ، بادل یا جھکڑ کافی دنوں تک کیسے رہتے ہیں۔ ہم موسم کی حالت ریکارڈ کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہی ہم کسی جگہ کی آب و ہوا بتا سکتے ہیں۔

ہم تھرپارکر ضلع میں رہتے ہیں۔ ہر روز موسم کس قسم کا ہوتا ہے؟ کیا یہ گرم ہوتا ہے؟ اگر ہم موسم کے ریکارڈ کو دیکھیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ تھرپارکر ضلع میں سال کا زیادہ تر حصہ گرم رہتا ہے جبکہ نومبر، دسمبر، جنوری اور فروری ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں تھرپارکر کی آب و ہوا گرمیوں میں گرم اور سردیوں میں سرد ہوتی ہے۔
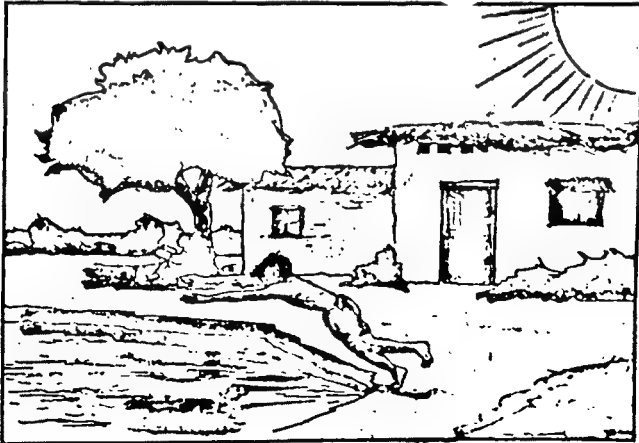
گرمی اور سردی دو موسم ہیں۔ ان کے علاوہ دو اور موسم بھی ہوتے ہیں۔ موسم بہار اور موسم خزاں۔ اس طرح سال میں چار موسم ہوتے ہیں۔ گرمی، سردی، بہار اور خزاں۔

گرمی کا موسم سال کا گرم ترین موسم ہوتا ہے۔

خزاں کا موسم گرمی کے بعد آتا ہے۔
خزاں میں ٹھنڈ ہونا شروع ہوجاتی ہے
اور درختوں میں پت جھڑ شروع ہوجاتی
ہے۔

سردی کا موسم سال کا سرد ترین زمانہ
ہوتا ہے۔ بعض جگہوں پر سردیوں میں
برف بھی پڑتی ہے۔
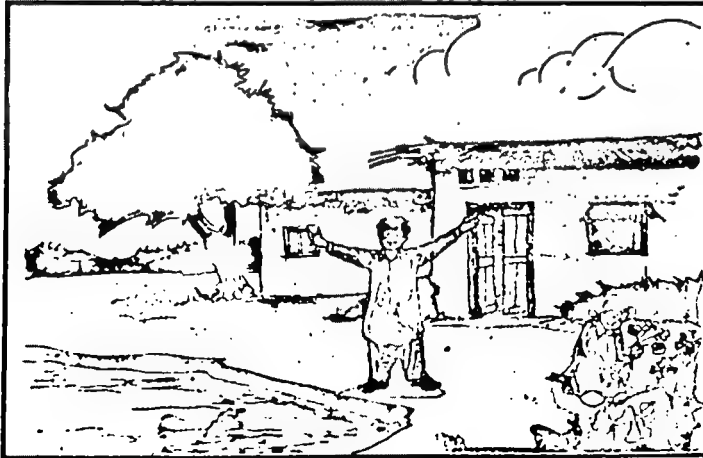
سردیوں کے بعد بہار کا موسم آتا ہے۔
بہار شروع ہوتے ہی درختوں
پر نئی پتیاں اور پھول آنے شروع
ہوجاتے ہیں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1۔ موسم کسے کہتے ہیں؟

2۔ تھرپارکر کی آب و ہوا کیسی ہے؟

3۔ سال میں کتنے موسم ہوتے ہیں؟ ان کے نام لکھیے۔

4۔ نیچے دیے ہوئے خانوں کو پُر کیجیے۔

	گرمی کے موسم میں	سردی کے موسم میں
کپڑے جو ہم پہنتے ہیں۔		
غذا جو ہم کھاتے ہیں۔		
کھیل جو ہم کھیلتے ہیں۔		

(ب) عملی کام

1۔ اپنے گھر کے کیلنڈر پر روزانہ کے موسم کو ریکارڈ کیجیے۔ اگر آپ کے پاس کیلنڈر نہیں ہے تو نیچے دکھائے گئے کیلنڈر کے مطابق خود اپنا کیلنڈر بنائیے۔

تیز دھوپ

دھوپ اور بادل

بادل

برسات

اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ

چھٹا باب

قدرتی وسائل

زمین پر 6 بلین (چھے ارب) سے زیادہ لوگ رہتے ہیں۔ زمین ہمیں سانس لینے کے لیے ہوا، کھانے کے لیے غذا اور پینے کے لیے پانی دیتی ہے۔ یہ ہمیں گھر بنانے کے لیے جگہ اور سامان بھی فراہم کرتی ہے۔ ہم درختوں اور دوسرے پودوں کو فرنیچر اور کاغذ بنانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ہم مشینیں چلانے، کھانا پکانے اور ایندھن کے لیے تیل، کوئلے اور گیس زمین میں کھدائی کر کے حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح جو چیزیں ہم زمین سے حاصل کرتے ہیں انھیں قدرتی وسائل کہتے ہیں۔ ہم میں سے ہر شخص زندہ رہنے کے لیے زمین پر انحصار کرتا ہے۔ کیوں کہ زمین ہمیں ضرورت اور تفریح کی بے شمار چیزیں مہیا کرتی ہے۔
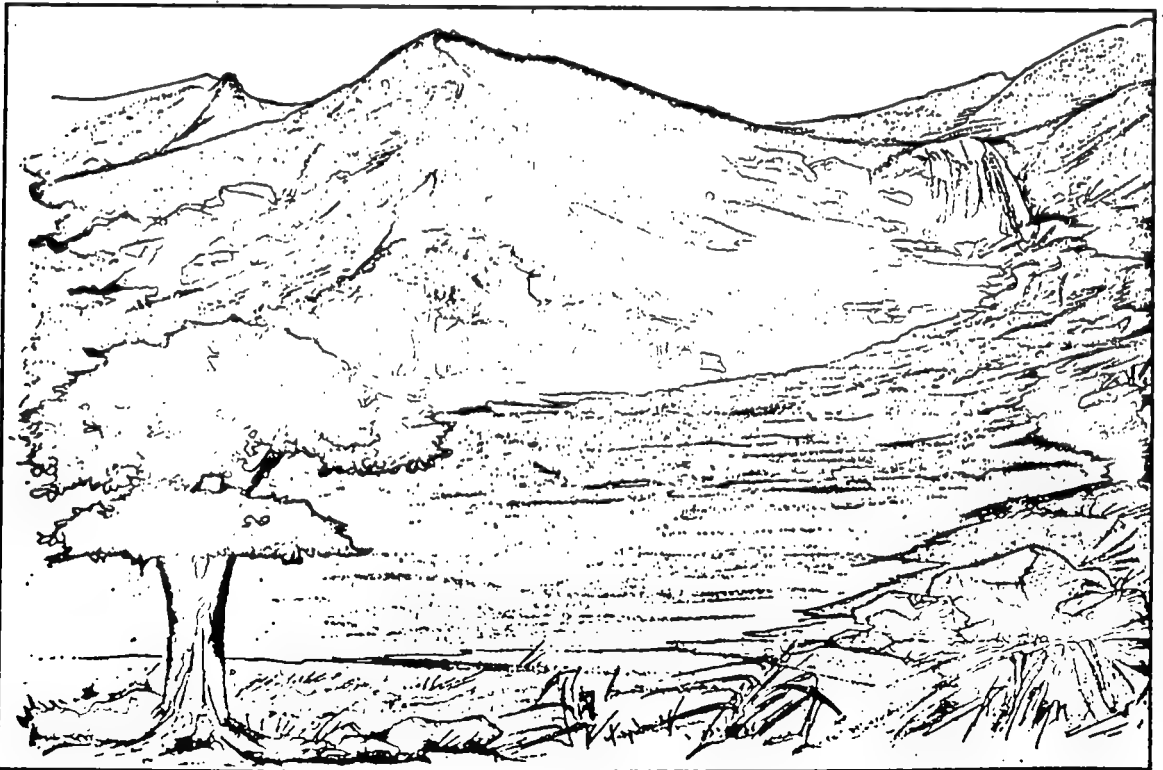
مختلف قدرتی مناظر

ہم ان صفحات میں کچھ قدرتی وسائل کے بارے میں مطالعہ کریں گے۔

پانی

کیا آپ جانتے ہیں کہ قدرت کی طرف سے زمین کا تقریباً تین چوتھائی حصہ پانی ہے؟ بحرِ ہند اور بحیرۂ عرب کی طرح زمین پر چھوٹے اور بڑے کئی سمندر ہیں۔ بہت سی جھیلیں، دریا اور ندیاں ہیں۔ اس سے بھی زیادہ پانی زمین کی سطح کے نیچے ہے۔ پانی ہوا میں بھی موجود ہے۔ پانی کے لاکھوں ننھے ننھے قطروں سے بادل بنتے ہیں۔

ہر جاندار اس قدرتی وسیلے یعنی پانی پر انحصار کرتا ہے۔ ہمیں نہانے دھونے، کھانے پینے، کھانا پکانے، کپڑے اور برتن دھونے اور جانوروں کو پینے کے لیے اور پودوں کو اپنی نشو ونما کے لیے بھی پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہمیں فصلیں کاشت کرنے کے لیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ کاشت کاری کے لیے پانی بارش سے بھی مل سکتا ہے۔ لیکن جہاں بارشیں کم ہوتی ہیں وہاں دریاؤں سے نہریں نکال کر یا زمین میں ٹیوب ویل وغیرہ لگا کر آب پاشی کی جاتی ہے۔

کارخانوں کے لیے بھی پانی بہت ضروری ہے۔ کارخانوں میں آلات کو دھونے اور مشینوں کو ٹھنڈا کرنے اور چیزیں بنانے کے لیے پانی استعمال کیا جاتا ہے۔ روٹی سے لے کر بیف برگر تک تمام خوراک جو کارخانوں میں تیار ہوتی ہے، اس میں پانی شامل ہوتا ہے۔ کاغذ کے اس ورق کے بننے کے عمل میں بھی تقریباً ایک لیٹر پانی استعمال ہوا ہے۔

دنیا میں بہت سے لوگ پانی کی کمی سے پریشان رہتے ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگوں کو تو کئی کئی دن بھی پانی میسر نہیں ہوتا۔ کچھ لوگوں کو اپنے استعمال کا پانی حاصل کرنے کے لیے کئی کلو میٹر دور جانا پڑتا ہے۔ دنیا کے کچھ حصّوں میں پانی کی اتنی قلت ہے کہ اکثر لوگ پانی کو پھینکنے سے پہلے ایک سے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر کھانا پکانے سے پہلے سبزیاں دھونے کے لیے جس پانی کو استعمال کرتے ہیں اس پانی کو وہ پودوں میں ڈال دیتے ہیں۔ ہمیں اس قدرت کے وسیلہ کو استعمال کرتے وقت بہت احتیاط کرنا چاہیے۔ ہم پانی کو اس طرح بھی محفوظ کر سکتے ہیں کہ ہم اپنے نل غیر ضروری طور پر کھلے نہ چھوڑیں۔ گلاس میں ضرورت کے

طلبہ سے کہیے کہ وہ پانی محفوظ کرنے کے لیے دیگر طریقوں کے بارے میں غور کریں۔

مطابق پانی لیں، نہانے کے دوران پانی ضائع نہ کریں کیوں کہ اخبار کا ایک کاغذ دوبارہ بنانے کے عمل کے دوران تقریباً ایک لیٹر پانی استعمال ہوتا ہے۔ جہاں ممکن ہو وہاں پانی کو دوبارہ استعمال کریں۔

جنگلات

جس زمین پر بلند درخت اس طرح سے بہت قریب قریب اُگے ہوں کہ وہ تقریباً تمام زمین کو ڈھانپے ہوئے ہوں، اسے جنگل کہتے ہیں۔ نیچے دی گئی تصاویر مختلف قسم کے جنگلات کی ہیں۔
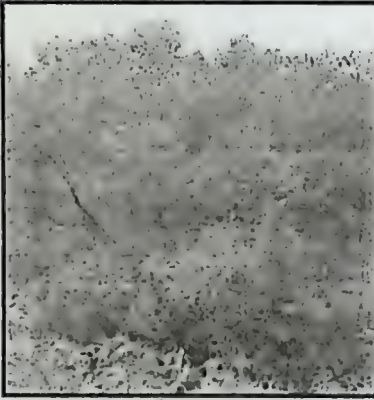
بارانی جنگلات

ساحلی جنگلات
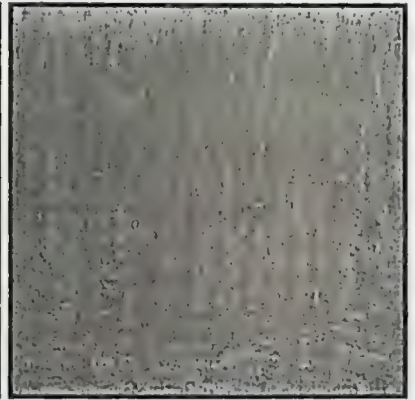
دریائی جنگلات

جنگلات بھی ایک اہم قدرتی وسیلہ ہیں۔ آپ کیوں سمجھتے ہیں کہ جنگلات ہمارے لیے اہم ہیں؟ نیچے کچھ وجوہات بیان کی گئی ہیں کہ جنگل کیوں اہم ہیں؟ ان کا اپنی معلومات سے موازانہ کیجیے۔

1- درخت ہوا کو صاف رکھتے ہیں۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ استعمال کرتے ہیں اور آکسیجن خارج کرتے ہیں۔
2- جنگلات ماحول کی آلودگی کو کم کرتے ہیں۔
3- جنگلات ہمیں گھریلو استعمال اور فروخت کے لیے پھل، گوند، شہد، پھلیاں، جڑی بوٹیاں اور دوائیں فراہم کرتے ہیں۔
4- درختوں کی لکڑی بہت سی چیزیں بنانے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جیسے کہ فرنیچر، گھروں کی چھتیں اور ماہی گیروں کے لیے کشتیاں وغیرہ۔

جنگلات کے فائدوں پر گفتگو کرنے سے پہلے طلبہ سے پوچھیے کہ جنگلات ہمارے لیے کیوں اہم ہیں؟

5- جنگلات جنگلی جانوروں کو رہائش گاہ فراہم کرتے ہیں۔ زیادہ تر جنگلی جانور، پرندے اور کیڑے مکوڑے جنگلات میں پناہ لیتے ہیں اور وہاں سے اپنی غذا حاصل کرتے ہیں۔

6- درختوں کی جڑیں زمین کی مٹی کو پکڑے رکھتی ہیں۔ ان کی شاخیں اور پتے بارش کے پانی کی طاقت کو زمین پر پہنچنے سے پہلے کم کرنے میں مددگار ہوتے ہیں۔ اس طرح درخت بارش کے دوران مٹی کو بہ جانے سے محفوظ رکھتے ہیں۔

7- دنیا کے کچھ حصّوں میں پاکستان کی طرح درخت کی لکڑی گھریلو ایندھن کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ خاص طور پر ان شہروں اور گاؤں میں جہاں گیس اور تیل آسانی سے دستیاب نہیں۔
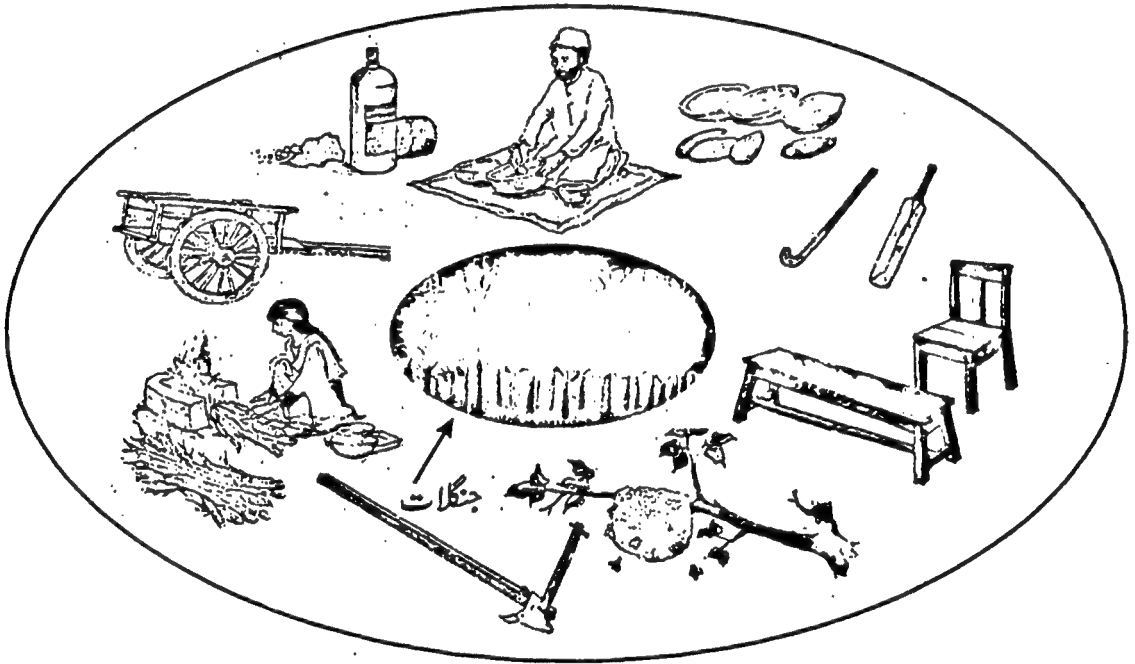
جنگلات سے حاصل ہونے والی چیزیں

تھرپارکر ضلع کے جنگلات

ہمارے تھرپارکر ضلع میں جنگلات نہیں ہیں۔ صرف نئوکوٹ بیراج، رن شاخ اور ڈیپلو کے کناروں پر ٹالھی اور کیکڑ کے درخت ہیں۔ ہمارے ضلع میں تھر والے حصہ میں رکرر، کنڈی، جار، اکوا، تھوہر، اور کوبھنٹ کے درخت ہیں۔

معدنیات

معدنیات بھی ایک اہم قدرتی وسیلہ ہیں جو زمین کے اندر ملتی ہیں۔ معدنیات میں دھات مثلاً: سونا، چاندی، تانبا، لوہا اور ٹن شامل ہیں۔ اس میں غیر دھاتی معدنیات جیسے معدنی تیل، قدرتی گیس، کوئلہ، سنگ مرمر اور چٹانی نمک شامل ہیں۔ ہم تیل اور گیس زمین کے اندر کی گہری تہوں سے حاصل کرتے ہیں۔ ہم زمین کی سطح کے نیچے ہزاروں میٹر گہری تہوں تک کھدائی کے ذریعے پہنچتے ہیں۔

تھرپارکر ضلع میں مٹھی تعلقے کے اسلام کوٹ کے قریب تھاریو ہالیپوٹہ میں لاکھوں ٹن کوئلہ ملا ہے۔ اس کے علاوہ ڈیپلو کے قریب سارن نمک کی کان ہے جہاں سالانہ لاکھوں ٹن نمک حاصل کیا جاتا ہے۔ کارونجھر سے چونے کا پتھر اور سفید چینی مٹی بھی ملتی ہے جو کہ کپ ساسر، پلیٹیں اور برتن بنانے کے کام آتی ہے۔ گڈرو کی طرف ببن گاؤں کے کنویں سے کتنے ہی عجیب قسم کے پتھر نکلتے ہیں۔

کوئلہ

پیٹرول

سنگ مرمر
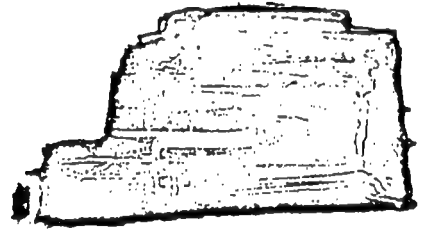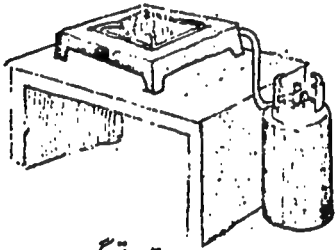
قدرتی گیس
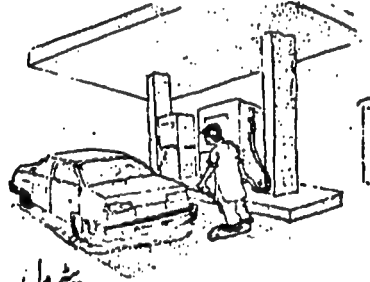
معدنی وسائل کی اہمیت

آپ کے خیال میں معدنی وسائل ہمارے لیے کیوں اہم ہیں۔ کھانا پکانے کے لیے چولھوں میں گیس استعمال ہوتی ہے۔ ہماری کاروں میں تیل اور گیس استعمال ہوتے ہیں تاکہ ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرسکیں۔ سونا، چاندی، تانبا اور مختلف قسم کے پتھر زیورات بنانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ گھروں اور عمارتوں کی تعمیر اور سجاوٹ کے لیے سنگِ مرمر استعمال ہوتا ہے، وہ علاقے جہاں قدرتی گیس دستیاب نہیں وہاں کھانے پکانے کے لیے کوئلے کو استعمال کیا جاتا ہے۔

ہم نے دیکھا کہ روزمرہ کی زندگی میں معدنیات کتنی اہمیت رکھتی ہیں۔ان کے بغیر ہماری زندگی بہت مشکل ہوجائے گی۔اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم ان وسائل کو بہت احتیاط سے استعمال کریں اور انھیں ضائع نہ کریں۔

کارخانے اور گھریلو ہنر

ہمارے تھرپارکر ضلع میں کوئی بڑا کارخانہ نہیں ہے۔ زمین ریگستانی ہے۔ زرعی پیداوار کم ہے۔شہروں خواہ گاؤں میں قالین بنانے کی کھڈیاں ہیں۔ جہاں غالیچے بنتے ہیں۔ یہاں پر دستکاری کا ہنر بہت مشہور ہے۔
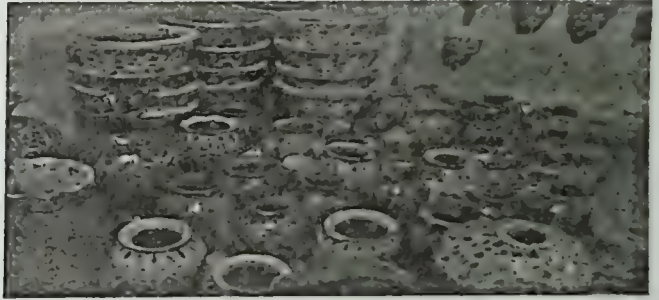
مٹھی، چھاچھرو اور چیلھار میں اون سے کھتا، شالیں۔ چھاچھرو، چیلھار اور گڈڑی میں ڈاس اور ملس سے کھڈیاں، بوریاں اور رسے بنتے ہیں۔تھر میں بھرت کا کام عورتیں گھروں میں کرتی ہیں۔ مٹھی میں پیتل اور کٹ کا سامان بنتا ہے۔ننگر پارکر میں نواریں بنتے ہیں۔اونٹوں کے پاکھڑے اور گھوڑوں کے جنے بنتے ہیں۔

چھاچھرو، مٹھی اور ڈیپلو میں سندھی جوتیاں بنتی ہیں۔ مٹھی اور ڈیپلو میں چمڑے پر رنگ کرنے کا کام ہوتا ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1-قدرتی وسائل کیا ہوتے ہیں؟

2-زمین کی کل کتنی سطح پانی پر مشتمل ہے؟

3-پانی کے استعمال کی فہرست بنائیے۔

4-جنگل کسے کہتے ہیں؟ جنگلات کے فوائد کی فہرست تیار کیجیے۔

5- جنگلات سے حاصل ہونے والی تین اشیا کے نام تحریر کیجیے جو آپ روزانہ استعمال کرتے ہیں۔

6- زمین سے ملنے والی معدنیات کے نام تحریر کیجیے یہ بھی بتائیے کہ وہ کیسے استعمال کی جاتی ہیں؟

7- تصور کیجیے کہ ہماری زندگی درج ذیل چیزوں کے بغیر کیسے ہوگی۔ مختصر تحریر کیجیے۔

(الف) گیس (ب) ریت اور پتھر (ج) تیل

8- ایسی پانچ باتیں لکھیے جن سے ہم اپنے قدرتی وسائل کو بچا سکیں۔

(ب) عملی کام

1- جنگلات سے حاصل ہونے والی اشیا میں سے کوئی ایک چیز کلاس میں لائیے جو آپ گھر میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کو اپنے کلاس کے ساتھیوں کو دکھائیے اور بتائیے کہ وہ آپ کے لیے کتنی فائدہ مند ہیں۔

2- کم از کم پانچ کام لکھیے جو آپ معدنی وسائل بچانے کے لیے کر سکتے ہیں۔ ایک ہفتے کے لیے اپنے تمام وقت کا ریکارڈ رکھیے کہ آپ نے معدنی وسائل بچانے کے لیے کیا کچھ کیا۔ ہفتے کے آخر میں اپنا ریکارڈ جماعت کے دیگر طلبہ سے ملائیے۔

3- اخبار کے لیے ایک اشتہار بنائیے جس میں آپ لوگوں کو پانی محفوظ کرنے کے لیے پانچ طریقوں کے بارے میں بتائیے۔ اس اشتہار کو اپنی جماعت اور اسکول میں آویزاں کیجیے۔ اس کی نقل اخبارات کو بھیجیں۔ انھیں درخواست کیجیے کہ وہ یہ اشتہار ایک پیغام کے طور پر شائع کریں۔

(ج) سرگرمیاں

1- آپ کے علاقے میں جو جنگلات ہیں ان کا دورہ کیجیے۔

2- کسی ایسے شخص کو جماعت میں دعوت دیجیے جو عمارات تعمیر کرنے سے تعلق رکھتا ہو، تاکہ وہ عمارت کی تعمیر میں استعمال ہونے والی معدنیات کے متعلق بتائے۔

3- 22/اپریل کو "زمین کا دن" منائیے۔

پیشے

آپ بڑے ہوکر کیا بننا چاہتے ہیں؟ آپ میں سے طلبہ استاد، ڈاکٹر، کسان اور کچھ تعمیراتی کارکن یا تاجر بننا پسند کریں گے۔ ہم میں سے ہر ایک بڑے ہوکر زندگی گزارنے کے لیے کسی نہ کسی پیشے کا انتخاب کرتا ہے۔ پیسہ کمانے کے علاوہ ہم اکثر پیشوں کا انتخاب اس لیے بھی کرتے ہیں کہ ہمارے کام سے دوسروں کی مدد ہوسکے اور جس ملک میں ہم رہتے ہیں وہ ترقی کرسکے۔
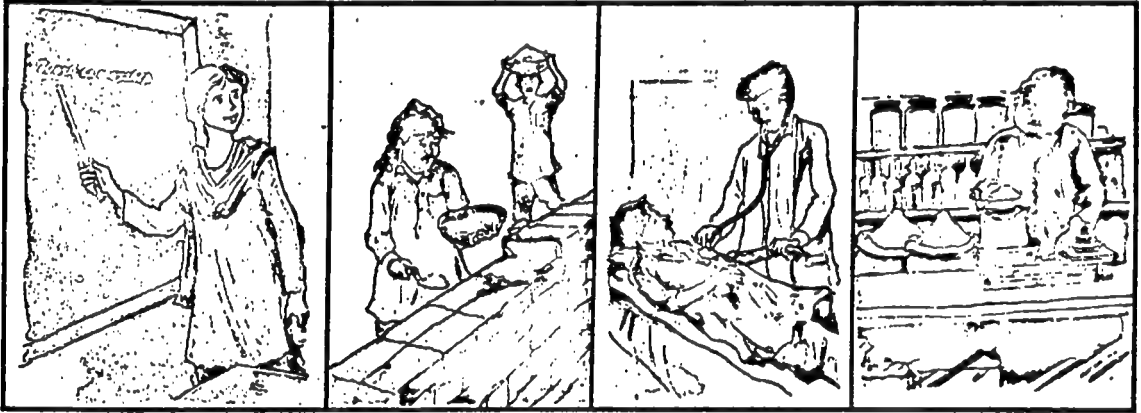
دکاندار　　ڈاکٹر　　تعمیراتی کارکن　　استاد

ہم خود اپنی تمام ضروریات پوری نہیں کرسکتے۔ اس لیے دوسرے پیشے کے لوگ ہمارے لیے مختلف کام کرتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک پیشہ بہتر زندگی گزارنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔ ایمانداری سے کام کرنے والا ہر شخص ہمارے معاشرے کی تعمیر میں حصّہ لیتا ہے۔

تھرپارکر ضلع کے لوگ ملازمت پیشہ بھی ہیں۔ کچھ سرکاری اور کچھ نیم سرکاری ملازم ہیں۔ قاصد سے لے کر آفیسر تک ضلع کے لوگ سرکاری ملازمت کرتے ہیں۔

یہاں کے لوگوں کا پیشہ تجارت بھی ہے۔ یہاں کپڑے کے تاجر، اناج کے تاجر، مال اور گھر میں استعمال ہونے والی روزمرہ کی اشیاء کے تاجر، سبزیاں اور پھلوں کے تاجر وغیرہ بھی ہیں۔ کپڑوں کی دھلائی، مٹھائی بنانا،

ریڈیو، ٹی وی اور بجلی کے سامان کی مرمت کرنا، موٹروں اور کاروں کی مرمت کرنا، فرنیچر بنانا وغیرہ بھی پیشوں میں شامل ہیں۔ ہمارے ضلع میں بہت سے کارخانے ہیں جن میں یہاں کے لوگ کام کرتے ہیں انھیں مزدور کہا جاتا ہے۔ ہمارے ضلعے کی ترقی میں ان مزدوروں کا ایک اہم کردار ہے۔ تھرپارکر ضلعے سے بہت سی اشیا پاکستان کے دوسرے شہروں اور بیرونِ ملک بھی جاتی ہیں۔ ہمارے ضلعے کی ضروریات کی اشیا دوسرے شہروں سے بھی آتی ہیں۔ اس وجہ سے ہمارے ضلعے کو ملکی اور غیر ملکی تجارت میں اہمیت حاصل ہے۔

پالتو جانور

ہمارے ضلعے کی آبادی زیادہ تر دیہات میں رہتی ہے۔ دیہات کے لوگ مویشی پالتے ہیں، مویشی پالنے سے بڑا فائدہ ہے۔ مویشیوں سے دودھ اور مکھن ملتا ہے۔ یہاں عام طور پر لوگ اونٹ، گھوڑے، گدھے، گائیں، بھینس، بکریاں اور بھیڑیں پالتے ہیں۔ اونٹ گدھے اور گھوڑے سواری کے کام آتے ہیں۔ گدھے اور اونٹ بار اٹھانے کے بھی کام آتے ہیں۔ جو اونٹ سواری کے طور پر کام آتا ہے انہیں مہری اور جو سامان اُٹھانے کے کام آتے ہیں انہیں لاڈو کہا جاتا ہے۔ گائیں بھینس، بھیڑیں اور بکریاں دودھ دینے والے جانور ہیں۔ اونٹ کے بالوں کو ملس، بکری کے بالوں کو جٹ یا ڈاس اور بھیڑ کے بالوں کو اُون کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ دیہات کے لوگ کاشت کاری سے وابستہ ہیں۔ کسان کھیتوں میں ہل چلاتے ہیں۔ بیج بوتے ہیں اور کھیتوں کو پانی دیتے ہیں۔ وہ فصل کی دیکھ بھال بہت توجہ سے کرتے ہیں تاکہ ان کی فصلیں نقصان دہ کیڑوں، جانوروں اور پرندوں سے محفوظ رہیں۔ کچھ مشینیں جیسے ٹریکٹر اور تھریشر کسان کے کھیتوں میں کام

کسان کھیت میں ہل چلاتے ہوئے

مشین کے ذریعے کھیتی باڑی

کرنے اور فصل کاٹنے میں کام آتے ہیں ان سے پیداوار بڑھتی ہے اور کسان کو کام کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔اس کے علاوہ یہاں لوہار، موچی، اور جولاہے وغیرہ بھی رہتے ہیں جو اپنے کاموں سے وابستہ ہیں۔

کمپیوٹر کا استعمال

آج کل مختلف پیشوں میں جو لوگ کام کرتے ہیں، کمپیوٹروں نے ان کا کام آسان بنا دیا ہے۔ استاد کلاس میں اسے تختہ سیاہ کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔ کاروباری لوگ اسے معلومات حاصل کرنے اور حساب کتاب رکھنے میں استعمال کرتے ہیں۔
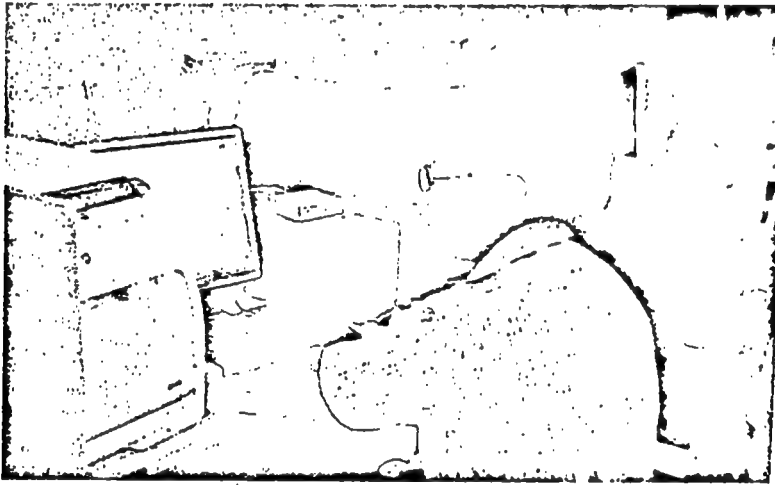
کمپیوٹر سیکشن ٹیچنگ ریسورس سینٹر سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

کمپیوٹر کے استعمال نے ہماری دنیا کو محفوظ تر بنا دیا ہے۔ ٹیلیفون کا نظام بہتر ہوا ہے۔ دکانوں اور بینکوں کے کاموں میں آسانی پیدا ہو گئی ہے۔ اس کی وجہ سے خلائی سفر ممکن ہو گیا ہے۔ آج کل بہت سے لوگ کمپیوٹر کے میدان میں کام کر رہے ہیں۔

کام کی عظمت

ہر وہ شخص جو کام کرتا ہے، کسی نہ کسی طرح ہماری مدد کرتا ہے۔ اس لیے ہر پیشہ اہمیت رکھتا ہے۔ اگر کسی پیشے کے لوگ کام کرنا بند کر دیں تو ہمارے لیے کافی مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگر تمام جمعدار کام کرنا بند کر دیں تو کیا ہو گا؟ ہماری گلیاں اور سڑکیں گندی رہیں گی! اگر ڈاکٹر اپنے فرائض انجام نہ دیں تو لوگ بیمار رہیں گے۔ اگر کسان غلہ نہ اُگائیں تو ہمیں غذا کیسے ملے گی؟ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہر کام کرنے والے کی عزت اور اس کے کام کی قدر کریں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- تھرپارکر ضلعے کے لوگوں کے عام پیشوں کی فہرست بنائیے۔

2- آپ بڑے ہوکر کیا بننا پسند کریں گے؟ یہ کس طرح مددگار ہوگا۔

(الف) آپ کے لیے

(ب) آپ کے گھر والوں کے لیے

(ج) آپ کے ملک کے لیے

3- بتائیے کیا ہوگا؟ اگر!

(الف) ڈرائیور بسیں چلانا چھوڑ دیں۔

(ب) استاد اسکول میں تدریس بند کردیں۔

(ج) جمعدار گلیوں کی صفائی کرنا بند کردیں۔

(ب) عملی کام

1- بڑے ہوکر آپ کیا کام کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے بارے میں غور کریں کہ یہ کام کس طرح دوسروں اور قوم کی بھلائی کے لیے مددگار ہوگا۔ اس سبق پر ایک مختصر تقریر تیار کریں اور اسے کلاس میں پیش کریں۔

2- ایک کام جو آپ اچھے طریقے سے کرتے ہیں لکھیے مثلاً: گانا، مصوری وغیرہ۔ اپنی جماعت کے ساتھی سے مل کر جوڑا بنائیے اور اسے بتائیے کہ وہ یہ کیسے کرے۔

(ج) سرگرمیاں

1- مختلف پیشوں کے لوگوں سے ملاقات کیجیے۔ ان سے کہیے کہ وہ اپنے پیشوں کے متعلق بتائیں اور وضاحت کریں کہ یہ کس طرح ان کے لیے، دوسروں کے لیے اور ملک کے لیے مفید ہیں۔

ضلعی حکومت (ڈسٹرکٹ گورنمنٹ)

ضلعی حکومتوں کا نظام 14 اگست 2001ء سے وجود میں آیا۔ اس نظام کو ضلعی حکومت یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کہتے تھے۔ ضلعی حکومت یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا سربراہ ضلعی ناظم ہوتا تھا۔ ضلعی ناظم کی مدد کے لیے ایک ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر (D.C.O) ہوتا تھا۔ ضلعے کے انتظام کو چلانے کے لیے ہر ضلعے میں ایک ڈسٹرکٹ کونسل بھی ہوتی تھی۔

ڈسٹرکٹ کونسل کو چلانے کے لیے ضلعی ناظم کے ساتھ ضلعے کا ایک نائب ناظم بھی ہوتا تھا۔ وہ کونسل کا کنوینر بھی ہوتا تھا۔ ضلعی ناظم کو یونین کونسل کے ناظم، نائب ناظم، نائب اور کونسلر منتخب کرتے تھے۔

31/دسمبر 2009ء کو ناظمین کی میعاد ختم ہونے کے بعد آئندہ بلدیاتی الیکشن تک ہر ضلعے میں ناظمین کی جگہ پر ایڈمنسٹریٹر مقرر کیے گئے ہیں۔
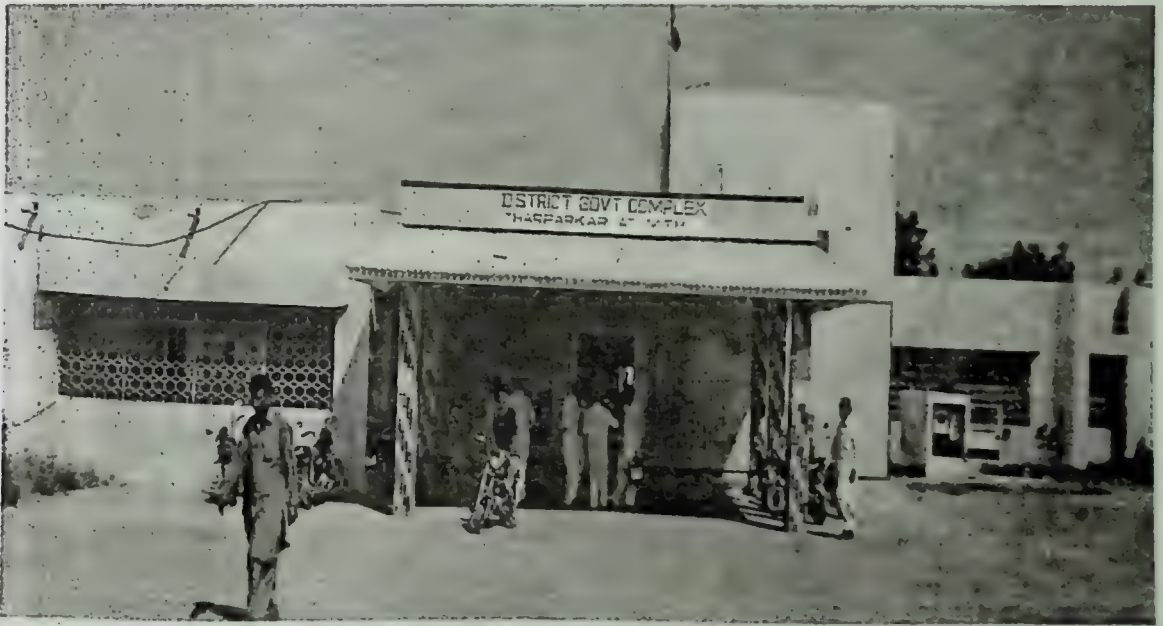
آفس ضلع ایڈمنسٹریٹر تھرپارکر

1979ء کے مقامی حکومت کے نظام کی بحالی

حکومتِ سندھ نے صوبے میں 2011ء سے مقامی اور شہری حکومتوں کے 2001ء کے نظام کو ختم کر کے دوبارہ 1979ء کا مقامی حکومتوں کا نظام بحال کیا ہے۔ جس کے تحت ناظمین کے جگہ میئر اور چیئرمین منتخب کیے جائیں گے۔

اس طرح 1979ء کے نظام کے مطابق تعلقہ کی نگرانی مختیار کار کرتا ہے۔ سب ڈویژن کی نگرانی اسسٹنٹ کمشنر اور ضلع کی نگرانی ڈپٹی کمشنر کرتا ہے۔ جبکہ ڈویژن کے نگرانی کمشنر کرتا ہے۔

تعلیم

ضلع میں جتنے بھی ایلیمنٹری اسکول ہیں ان سب کی نگرانی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کرتا ہے۔ ان کا آفیس ضلع ہیڈ کوارٹر شہر میں ہے۔ ان کی مدد کے لیے دو ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر بھی مقرر ہیں۔ سب ڈویژن کی نگرانی سب ڈویژنل ایجوکیشن آفیسر کرتا ہے۔ جو کہ اپنے علاقے کے پرائمری اسکولوں کی نظرداری کرتا ہے اور پرائمری اساتذہ کے تبادلہ بھی کرتا ہے۔

اس طرح لڑکیوں کی پرائمری تعلیم کی نگرانی کے لیے خواتین آفیسر بھی مقرر ہیں جو کہ اپنے ضلع کی لڑکیوں کی پرائمری اسکولوں کی نظرداری کرتے ہیں۔

پولیس

ضلعے میں پولیس کے بڑے آفیسر کو سنیئر سپرنٹینڈنٹ آف پولیس (S.S.P) کہتے ہیں۔ یہ پولیس آفیسر ضلعے میں امن وامان قائم کھنے کا ذمّے دار ہوتا ہے۔

تعلقے میں پولیس کے بڑے آفیسر کو سپروائزری پولیس آفیسر (S.P.O) کہا جاتا ہے۔ یہ آفیسر

آفیس ایس ایس پی تھرپارکر

پورے تعلقے کے امن و امان کا ذمے دار ہوتا ہے۔ تعلقے میں چھوٹے بڑے تمام تھانوں میں مقرر کردہ انسپکٹر، سب انسپکٹر اور اسسٹنٹ سب انسپکٹر (A.S.I) ، جمعدار اور سپاہی، سپروائزری پولیس آفیسر (S.P.O) کے ماتحت کام کرتے ہیں۔

عدلیہ
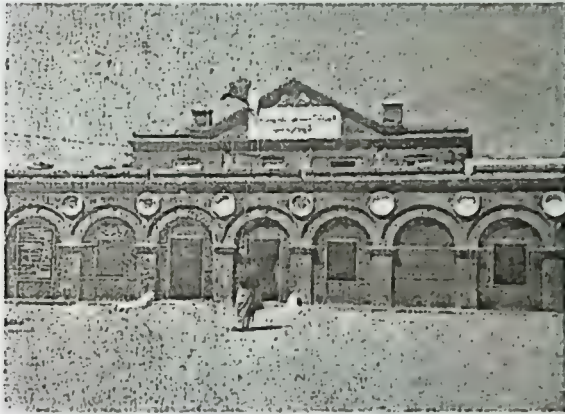
کشمور ضلعے کی بڑی عدالت سیشن کورٹ ہے۔ اس کا سربراہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ہوتا ہے۔ ضلعے کے سیشن جج کے ماتحت ایڈیشنل سیشن جج، سول جج اور جڈیشل مجسٹریٹ ہوتے ہیں۔ سیشن کورٹ کا براہ راست تعلق سندھ کی ہائی کورٹ سے ہوتا ہے۔

سیشن کورٹ تھرپارکر

مدعی یا فریادی کی مدد کے لیے حکومت کی طرف سے ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی اور اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر مقرر ہوتے ہیں۔ ان کا تعلق سندھ کی وزارتِ قانون سے ہوتا ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے

1- ضلعے کے بڑے عملدار کو کیا کہا جاتا ہے؟

2- ضلعے کے پولیس آفیسر کا کیا کام ہے؟

3- تعلقے کے بڑے عملدار کو کیا کہا جاتا ہے؟

(ب) مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں

(i) سیشن کورٹ کے سربراہ کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہیں۔

(ii) تعلقہ کے پولیس آفیسر کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہیں۔

(iii) ضلع کے تعلیم کے بڑے آفیسر کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہیں۔

(ت) عملی کام

تعلقے مختیار کار کے دفتر میں جا کر روزمرہ کے کام کا جائزہ لیجیے اور معلومات حاصل کیجیے۔

ذرائع آمدورفت ـ احتیاط

آپ آج اسکول کس طرح آئے؟ آپ میں سے کچھ لوگ اسکول پیدل آئے ہوں گے۔ لیکن آپ لوگ یقیناً کام کے لیے پیدل، سائیکل، بس یا کار سے جاتے ہوں گے۔ اسکول اور کام کے علاوہ باہر جانے کی بہت سی وجوہات ہوتی ہیں۔ رشتہ داروں اور دوستوں سے ملنے، خریداری کرنے، ڈاکٹر کو دکھانے اور اسی طرح کی ضروریات کے لیے ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے ہم گاڑی یا سواری استعمال کرتے ہیں۔ نیچے دی گئی تصویر دیکھیے۔ یہ آپ کو مختلف قسم کی گاڑیاں دکھاتی ہے جو ہم روزانہ سفر کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔
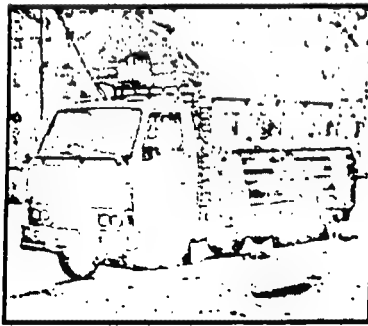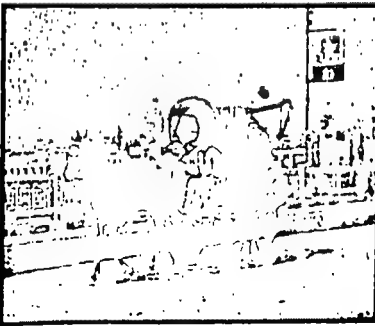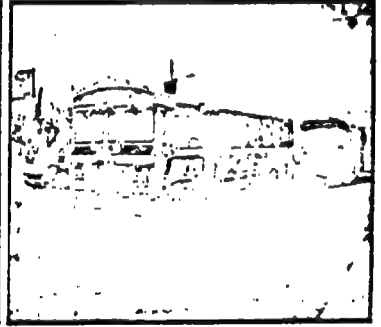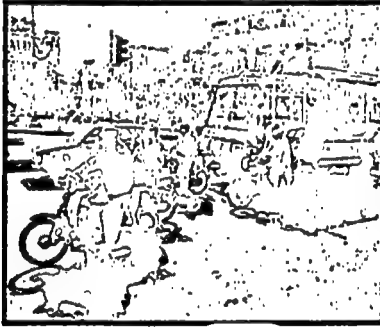
آمدورفت کے ذرائع

ان گاڑیوں میں آپ کیا فرق دیکھتے ہیں؟ جی ہاں ان میں سے کچھ میں انجن ہے جب کہ کچھ گاڑیوں کو جانور کھینچ رہے ہیں۔ اوپر کی تصویر میں آپ یہ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ کچھ گاڑیاں نہ صرف لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لیے استعمال ہورہی ہیں بلکہ چیزوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لیے بھی استعمال ہورہی ہیں۔ ان گاڑیوں میں کیا چیز عام ہے؟ جی ہاں، ان تمام گاڑیوں میں ایک چیز عام ہے اور وہ ہیں پہیے۔

گاڑیوں کی آسانی اور تیزی سے چلنے کے لیے سڑکیں بنائی گئیں ہیں۔ ہمارے ضلعے میں بہت سی سڑکیں ہیں۔ ان سڑکوں پر بڑی تعداد میں مختلف قسم کی گاڑیاں چلتی ہیں۔ جن سڑکوں پر چند گاڑیاں چلتی ہیں وہ کم چوڑی ہیں۔
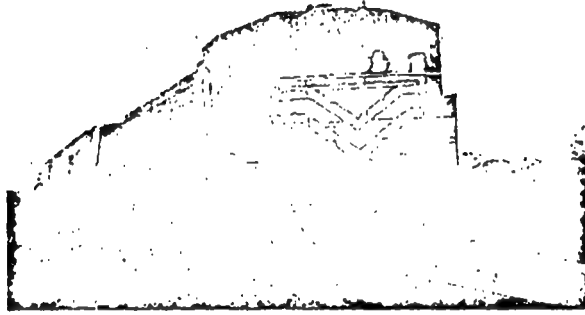
ہم اکثر اپنا سامان لانا یا پھر کسی دوسرے شہر میں اپنے رشتے داروں سے ملنے جانا چاہتے ہیں تو ہم اوپر دکھائی گئی گاڑیوں کو استعمال کر کے یہ مقصد حاصل کرسکتے ہیں۔ جیسے کہ بس یا ٹرک۔ بہر حال زیادہ سامان ایک شہر سے دوسرے شہر لانے لے جانے یا لمبے سفر کے لیے ریل گاڑی آسان اور سستا ذریعہ ہے۔ کیا آپ اندازہ کرسکتے ہیں ایسا کیوں ہے؟ ریل گاڑی میں بھی پہیے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ پٹڑی پر چلتی ہے جسے ریل کی پٹڑی کہتے ہیں۔ ریل گاڑی میں طاقتور انجن ہوتا ہے جو ریل کے بہت سے ڈبوں کو کھینچتا ہے۔

پکّے راستے

لوگوں کے آنے جانے کے لیے ہمارے تھرپارکر ضلع میں بہت سے پکے راستے ہیں۔ مٹھی سے میر پور خاص کے لیے پکا راستہ ہے جس پر ہمارے ضلع کے وجوٹو، نئوں کوٹ شہر ہیں۔ مٹھی سے ڈیپلو اور بدین، مٹھی سے اسلام کوٹ، ننگر پارکر چھاچھرو سے عمر کوٹ تک پکے راستے ہیں۔

ہمارے ضلعے کے اندر لوگوں کے آنے جانے کے لیے بسیں، موٹر کاریں، اسکوٹر، سائیکلیں، تانگہ اور رکشہ ہیں۔ سامان کے آنے جانے کے لیے اونٹ گاڑی گدھا گاڑی، ہاتھ گاڑی، ٹرکیں اور ٹریکٹر وغیرہ ہیں۔

کچے راستے
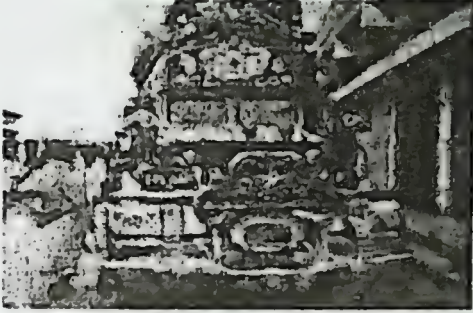
پکے راستوں کے علاوہ ہمارے ضلع میں کچے راستے بھی ہیں جن پر کھیکھڑے گاڑیاں چلتی ہیں جو کہ چھوٹے بڑے گاؤں سے لوگ اور کھانے پینے کی اشیاء گاؤں سے شہر اور شہر سے گاؤں تک پہنچاتی ہیں۔

کھیکھڑا گاڑی

ہوائی راستے

ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے ہوائی جہاز کا سفر تیز ترین ذریعہ ہے۔ ہم پاکستان کے مختلف شہروں اور دوسرے ممالک کے لیے ہوائی جہاز سے سفر کرسکتے ہیں۔

سڑک پر احتیاط

بڑے شہروں میں روزانہ ہزاروں طلبہ اسکول، کالج اور بے شمار لوگ اپنے کاموں پر آتے جاتے ہیں، لوگوں کے اِس آنے جانے کی وجہ سے سڑک پر ٹریفک بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اگر تمام گاڑیاں چوراہوں سے ایک ہی وقت میں گزرنے کی کوشش کریں تو ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں گی۔ جس کے نتیجے میں بہت خطرناک حادثات ہوسکتے ہیں۔ ٹریفک کنٹرول کرنے اور چوراہوں پر حادثوں سے بچاؤ کے لیے ٹریفک سگنل ہوتے ہیں۔ یہ سگنل لال، پیلی اور ہری روشنی دکھاتے ہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں ٹریفک سگنل کے یہ رنگ کیا بتاتے ہیں؟ آپ کو ان کے معنی بتانے کے لیے یہاں ایک نظم دی گئی ہے۔

نظم

سرخ بتی، سرخ بتی
آپ کیا کہتی ہیں

میں کہتی ہوں ٹھہرو، فوراً ٹھہرو
پیلی بتی، پیلی بتی
آپ کیا سمجھاتی ہیں
میں سمجھاتی ہوں روشنی کے ہرے ہونے تک
انتظار کرو
ہری بتی، ہری بتی
آپ کیا کہتی ہیں
میں کہتی ہوں جاؤ اور فوراً جاؤ۔

ٹریفک سگنل

بعض لوگوں کو سڑک بھی پار کرنا ہوتی ہے۔ سڑک پار کرنے کے لیے سڑک پر خاص نشان بنائے جاتے ہیں۔ یہ نشان "زیبرا کراسنگ" کہلاتے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں ایسا کیوں ہے؟ زیبرا کراسنگ پر سڑک پار کرنے سے پہلے اپنے دائیں اور بائیں جانب غور سے دیکھیں اور جب اس بات کا یقین ہو جائے کہ ٹریفک رکا ہوا ہے تو سڑک پار کریں۔ کچھ زیبرا کراسنگ پر ٹریفک سگنل کی طرح پیدل چلنے والوں کے لیے بھی علامتیں بنی ہوئی ہیں۔ یہ انھیں بتاتی ہیں کہ سڑک کب پار کریں۔ ان میں دو طرح کی روشنیاں ہوتی ہیں۔ لال اور ہری۔ ہری روشنی کا مطلب ہے کہ آپ سڑک پار کر سکتے ہیں اور لال روشنی کا مطلب ہے کہ آپ انتظار کریں۔ بہت سی سڑکوں پر زیبرا کراسنگ نہیں ہے۔ ان سڑکوں پر اپنے دائیں اور بائیں جانب دیکھ کر اس بات کا یقین کر لیں کہ سڑک پر کوئی گاڑی نہیں ہے۔ تب سڑک پار کریں۔ نیچے چند اصول دیے گئے ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ آپ احتیاط سے چلنے اور گاڑی چلانے کے لیے ان پر عمل کریں۔

احتیاط سے چلیے

1- اگر آپ روڈ پر چل رہے ہوں تو ہمیشہ فٹ پاتھ پر چلیے۔ اگر فٹ پاتھ نہ ہو تو دیوار یا دکانوں کے ساتھ چلیے۔

2- زیبرا کراسنگ پر سڑک پار کیجیے۔ لیکن پہلے دیکھ لیجیے کہ ٹریفک ٹھہرا ہوا ہے یا نہیں؟

3- جہاں زیبرا کراسنگ نہ ہو وہاں محفوظ مقام سے سڑک پار کیجیے۔ اپنے دائیں بائیں توجہ سے دیکھیے اگر کوئی نہیں ہے تو سڑک پار کیجیے۔

4- چھوٹے بچے اپنے بڑوں کا ہاتھ پکڑ کر سڑک پار کریں۔

5- سڑک پر شرارت نہ کیجیے اور صحیح طریقے سے چلیے۔ بڑے ہو کر بوڑھے، نابینا اوز بیمار لوگوں کو سڑک پار کرنے میں مدد کیجیے۔

6- سڑکوں، گلیوں اور فٹ پاتھوں کو صاف رکھیے۔ ان پر کوڑا کرکٹ نہ پھینکیے۔ اگر گھر کے نزدیک کوئی کوڑے دان نہیں ہے تو کوڑا گھر کے کوڑے دان میں جا کر ڈالیے۔

احتیاط سے چلائیے

1- جب آپ گاڑی میں بیٹھے ہوں، اپنے ہاتھوں کو کھڑکی سے باہر نہ رکھیے۔

2- کوڑا کرکٹ سڑک پر نہ پھینکیے، اسے کوڑے دان میں پھینکیے۔ جہاں کوڑے دان نہ ہو تو کوڑا اپنے پاس رکھ لیجیے پھر جب آپ گھر پہنچیں تو اسے کوڑے دان میں ڈال دیجیے۔ یہ ایک اچھا خیال ہے کہ ہم گاڑی میں کوڑا کرکٹ کے لیے ایک خالی تھیلا رکھیں۔ یاد رکھیے کیلے کے چھلکے سے سڑک پار کرتے ہوئے کوئی بھی شخص پھسل سکتا ہے۔

3- یہ یقین کر لیجیے کہ جو شخص گاڑی چلا رہا ہے وہ ٹریفک کے یہ اصول برت رہا ہے۔

(الف) ٹریفک بتی پر عمل کر رہا ہے۔ جب لال بتی روشن ہوتی ہے تو ٹھہرتا ہے اور صرف اسی وقت گاڑی چلاتا ہے جب ہری بتی روشن ہوتی ہے۔

(ب) گاڑی احتیاط سے چلاتا ہے۔ تیز تو نہیں چلاتا اور دوسری گاڑی سے آگے گزرنے کی کوشش تو نہیں کرتا۔

(ج) ہارن غیر ضروری طور پر تو نہیں بجاتا۔ خاص طور پر اسکول اور اسپتال کے قریب۔

4- یہ بات یاد رکھیے کہ آپ کی گاڑی کی سروس باقاعدگی سے ہوتی رہے، تاکہ ماحول آلودہ نہ ہو۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- آمدورفت کے وہ کون سے ذرائع ہیں جنھیں ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں؟
2- تھرپارکر ضلعے میں مٹھی سے میرپورخاص کی طرف جاتے ہوئے کون سے شہر ہیں؟
3- نظم یاد کیجیے۔"ٹریفک بتی" اور کلاس میں سنائیے۔

(ب) عملی کام

معلوم کریں کہ تھرپارکر میں ایک جگہ سے دوسری جگہ آنے جانے کے لیے کون سا ذریعہ سب سے اچھا ہے۔

(ج) سرگرمیاں

ریل گاڑی اور اس کی پٹڑی کا ماڈل بنائیے۔ ماچس کی ڈبیوں کو ریل کے ڈبوں اور بوتل کے ڈھکنوں کو پہیوں کے لیے استعمال کیجیے۔

عوامی خدمت اور بھلائی کے کام

ہم معاشرے میں دوسرے لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں۔ معاشرہ اس وقت ترقی کرتا ہے جب اس کے لوگ خوش ہوں۔ لوگ اس وقت خوش ہوتے ہیں جب ان کی بنیادی ضروریات کھانا، لباس اور گھر انھیں مل جائے۔ آج کل صرف یہی کافی نہیں کہ لوگوں کی بنیادی ضرورتیں پوری ہوں۔ تعلیم اور صحت بھی اتنی ہی اہم ہیں۔ آج ہر اسکول جانے والی عمر کے بچے کو تعلیم اور بیمار انسان کو طبی سہولتیں فراہم کرنا ضروری ہے۔

پاکستان میں سب لوگ خوشحال نہیں ہیں۔ کچھ امیر ہیں، کچھ کا تعلق درمیانے طبقے سے ہے اور زیادہ تر لوگ غریب ہیں۔ ان کے لیے کھانا، کپڑا اور رہائش حاصل کرنا مشکل ہے۔ حکومت لوگوں کی ضروریات پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس نے اسکول، کالج اور یونیورسٹیاں قائم کی ہیں۔ پورے ملک میں اسپتال اور صحت کے مراکز قائم کیے ہیں۔ لیکن حکومت کے پاس زیادہ وسائل نہیں ہیں جس کی وجہ سے بہت سے بچے تعلیم سے محروم ہیں اور بہت سے صحت کی سہولتوں سے محروم ہیں۔ ان کی حالت بہتر بنانے کے لیے کچھ لوگوں نے بھلائی کے ادارے قائم کیے ہیں۔ یہ ادارے عام لوگوں سے ہمدردی کی بنیاد پر قائم ہیں۔

یہاں ہم چند اداروں جیسے اسکول، لائبریری، اسپتال اور باغات کا ذکر کریں گے۔

اسکول اور کالج

تعلیم زندگی میں کامیابی کی کنجی ہے۔ کوئی بھی شخص یا قوم تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی۔ اسکول اور کالج وہ جگہیں ہیں جہاں طلبہ علم حاصل

گورنمنٹ ہائی اسکول مٹھی

کرتے ہیں۔ تعلیم ہمیں اچھا شہری بناتی ہے اور روزگار حاصل کرنے میں مدد کرتی ہے اور سب سے زیادہ یہ کہ تعلیم ہمیں ایک اچھا انسان بناتی ہیں۔ بہت سے بچے ایسے ہیں جو تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن غربت کی وجہ سے انھیں اسکول جانے کا موقع نہیں ملتا۔ ہم میں سے جن کو یہ موقع ملتا ہے انھیں چاہیے کہ اس کا پورا فائدہ اٹھائیں۔ جب ہم اپنی تعلیم مکمل کرلیں تو ہمیں ان ساتھیوں کو نہیں بھولنا چاہیے جو تعلیم سے محروم ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ایسے ادارے قائم کریں جہاں تعلیم سے محروم بچے علم حاصل کرسکیں۔ اور پڑھ لکھ کر خوشحال زندگی گزار سکیں۔ ہمارے تھرپارکر ضلعے کے چھوٹے بڑے شہر اور گاؤں میں کتنے ہی پرائمری، مڈل اور ہائی اسکول ہیں۔ مٹھی، ننگر پارکر، ڈیپلو اور چھاچھرو میں گورنمنٹ ہائی اسکول ہیں۔ مٹھی میں گورنمنٹ ڈگری کالج قائم ہے جہاں طلبہ سائنس اور آرٹس سبجیکٹ میں انٹر اور انٹر سے اوپر تک تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ یہاں پبلک اسکول اور گورنمنٹ کالج فار گرلس بھی ہے۔ مونو ٹیکنیکل کالج سے جہاں طلبہ کو مختلف ہنر کی تعلیم دی جاتی ہے۔

گورنمنٹ ڈگری کالج مٹھی

لائبریریاں

طلبہ کے لیے مطالعہ بہت اہم ہوتا ہے۔ زیادہ تر طلبہ اپنا سبق نہ صرف گھر کے کام کے وقت یاد کرتے ہیں بلکہ وہ اپنے خالی وقت میں بھی مطالعہ کرتے ہیں۔ مطالعہ ان کے لیے خوشی کا سبب ہوتا ہے۔ وہ دنیا کے حالات کے متعلق پڑھتے ہیں۔ مثلاً کھیل، لوگوں کے حالات، مقامات اور دوسری باتیں جس میں انھیں دلچسپی ہوتی ہے وہ کہانیوں کی کتابیں بھی تفریح کے لیے پڑھتے ہیں۔ ان تمام باتوں کے بارے میں کتابیں لائبریری میں ہوتی ہیں۔
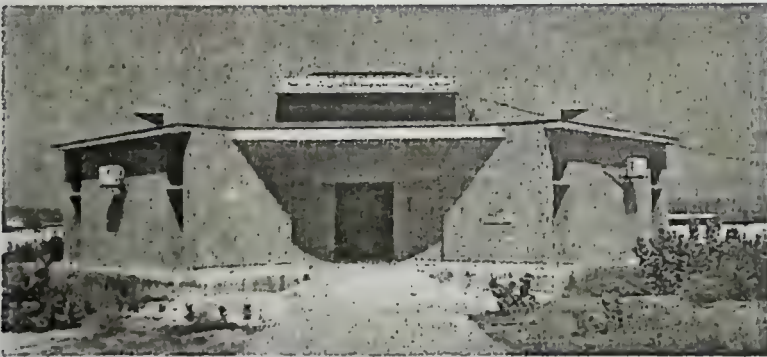
شہید رانی بینظیر بھٹو لائبریری مٹھی

لائبریری معلومات کا خزانہ ہوتی ہے۔ طالب علم کی حیثیت سے ہمیں لائبریری باقاعدگی سے جانا چاہیے اور معلومات حاصل کرنی چاہیے۔

پارک

پارک لوگوں کی تفریح اور تازہ دم ہونے کی جگہ ہے۔ ان میں سرسبز پودے اور پھول ہوتے ہیں۔ کچھ پارکوں میں بچوں کے لیے طرح طرح کے جھولے لگے ہوتے ہیں۔ بہت سے پارکوں میں

عوامی پارک

لوگوں کے بیٹھنے اور آرام کرنے کے لیے بینچیں ہوتی ہیں۔ پاکستان کے تمام شہروں اور قصبوں میں عوامی پارک ہیں۔

اسپتال

اسپتال عوام کی خدمت کے ادارے ہیں۔ ان کا مقصد بیماروں کا علاج کرنا ہے۔ وہ لوگ جو زیادہ بیمار نہیں

تعلقہ ہیڈکوارٹر اسپتال، مٹھی

ہوتے اپنی دوا لینے کے بعد گھروں کو واپس چلے جاتے ہیں اور وہ لوگ جو زیادہ بیمار ہوتے ہیں انھیں اسپتال میں داخل کیا جاتا ہے۔ بڑے اسپتالوں میں ایکسرے، خون اور پیشاب ٹیسٹ کرنے کے انتظامات ہوتے

وہاں آپریشن بھی ہوتے ہیں۔

تھرپارکر ضلع میں عام اسپتالوں کے علاوہ عورتوں کے اسپتال بھی ہیں۔ وہاں پر نرسیں اور ڈاکٹر علاج کرتے ہیں۔ مٹھی شہر میں سول اسپتال ہے، جہاں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اور اس کی مدد کے لیے ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ ہر تعلقہ ہیڈکوارٹر میں بھی سرکاری اسپتالیں ہیں۔ ان اسپتالوں میں علاج سرکاری خرچ پر ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ چھوٹے بڑے بہت سے پرائیویٹ اسپتال قائم ہوگئے ہیں۔ کچھ مخیّر لوگوں نے بہت غریب لوگوں کے لیے خیراتی اسپتال قائم کیے ہیں۔ یہ اسپتال مفت علاج کرتے ہیں۔ اس طرح ہمارے ضلع تھرپارکر کے چھوٹے شہروں اور قصبوں میں بنیادی مرکز اور اسپتال قائم ہیں جہاں بیماروں کا علاج ہوتا ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- تعلیم کیوں ضروری ہے؟

2- ہم لائبریری سے کس طرح فائدہ حاصل کر سکتے ہیں؟

3- اسپتال کس قسم کی خدمت کرتے ہیں

4- ایسے چند اداروں کا ذکر کیجیے جو غریب اور ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں۔

(ب) عملی کام

اپنی جماعت میں ایک چھوٹی لائبریری قائم کیجیے جس کے لیے اپنے ہم جماعت طلبہ اور والدین سے کتابیں حاصل کیجیے۔ اپنے جیب خرچ سے کچھ پیسے بچا کر جماعت کی لائبریری کے لیے کتابیں خریدیے۔

(ج) سرگرمیاں

کسی کتب خانے یا لائبریری جائیں اور کلاس فیلوز کو بتائیں کہ وہاں جا کر آپ نے کیا حاصل کیا۔

گیارہواں باب

نامور خواتین

اسلام سے پہلے عرب کے لوگ عورتوں کی عزت نہیں کرتے تھے۔ انھیں اپنی نوکرانی سمجھتے تھے۔ وہ لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیتے تھے۔ اسلام نے عورتوں کی عزت کرنے کا حکم دیا۔ عورتوں کی تعلیم کو فرض قرار دیا۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔

حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت فاطمۃ الزہراؓ نے اپنے مثالی کردار سے عورتوں کو اچھی زندگی بسر کرنے کے طریقے سکھائے۔

ایک مشہور اور بہادر خاتون فاطمہ بنت عبداللہ نے میدانِ جنگ میں مسلمان سپاہیوں کی مرہم پٹی کر کے اور انھیں پانی پلا کر خدمتِ خلق کی عظیم مثال قائم کی۔ برصغیر پاک و ہند کی ایک مسلم خاتون بی اماں نے اپنے بیٹوں مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی کی اچھی تربیت کر کے یہ ثابت کر دیا کہ ماں کی گود انسان کی پہلی درس گاہ ہے۔ محترمہ فاطمہ جناح نے پاکستان حاصل کرنے کے لیے قائداعظمؒ کے ساتھ دن رات کام کرنے کے علاوہ عورتوں کی رہنمائی بھی کی۔

شہید رانی محترمہ بے نظیر بھٹو

محترمہ بے نظیر بھٹو نے جمہوریت اور ملک کے لیے اپنی جان کی قربانی دے کر شہادت حاصل کر کے یہ ثابت کیا کہ مردوں کی طرح عورتیں بھی بڑی سے بڑی قربانی دے سکتی ہیں۔ شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کی جمہوریت اور عوام کے لیے دی جانے والی یہ جان کی قربانی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھی جائے گی اور پاکستان کے عوام اس عظیم قربانی کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔

اللہ کا شکر ہے کہ آج عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ کام کر رہی ہیں۔ وہ ہوابازی، انجینئرنگ، وکالت ڈاکٹری، تدریس اور تجارت میں حصہ لے رہی ہیں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے

1- اسلام سے پہلے عرب کے لوگ خواتین سے کیسا سلوک کرتے تھے؟

2- حضرت فاطمہ بن عبداللہ کی خدمات کو بیان کیجیے؟

3- نامور خواتین کی زندگی سے ہم کیا سبق حاصل کرتے ہیں؟

4- ماں کی گود کو انسان کی پہلی درس گاہ کیوں کہا جاتا ہے؟

(ب) عملی کام

1- آپ کی والدہ گھر میں جو کام کاج کرتی ہیں اُس کی تفصیل بیان کیجیے۔

2- اپنے قریبی صحت مرکز یا اسپتال میں جایئے اور دیکھیے کہ وہاں پر نرسیں کس کام میں مشغول ہیں۔

3- آپ جب بیمار ہو جاتے ہیں تو آپ کے گھر والے آپ کی مدد کس طرح کرتے ہیں؟

4- اپنے علاقے کی اہم خاتون شخصیت کو اسکول میں مدعو کریں کہ وہ شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کے بارے میں آپ کو بتائیں۔

ضلعے کی اہم شخصیات

مسکین جہان خان کھوسو

مسکین جہان خان کھوسو

مسکین جہان خان کھوسو ننگر پار کر تعلقے کے گاؤں سامئی میں 9 جولائی 1909ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام بجار خان تھا۔ آپ نے پرائمری تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اور محکمہ پولیس میں بھرتی ہوئے۔

بچپن سے مسکین جہان خان کھوسو کے دل میں غریبوں کے لیے محبت اور ہمدردی کا جذبہ تھا۔ لوگوں کی خدمت کو سچی عبادت سمجھتے تھے۔ آپ نے محسوس کیا کہ ملازمت میں رہتے ہوئے وہ لوگوں کے کام اور ضرورتوں کو پورا وقت نہیں دے پائے تھے۔ لہٰذا انھوں نے اپنی اور اپنی فیملی کے روزگار کی پرواہ نہ کی اور پولیس کی ملازمت کو چھوڑ دی۔ اب وہ سارا وقت لوگوں کے مسائل کو حل کروانے کے لیے جگہ جگہ پھرتے رہتے تھے۔

مسکین جہان خان کھوسو کو تھر اور یہاں کے لوگوں کی تکالیف اور ضروریات کی زیادہ فکر تھی۔ انہیں معلوم تھا کہ تھر کے لوگ زیادہ مسائل، تعلیم، روزگار، بھوک بیماری اور جہالت کے شکار ہیں۔ یہ لوگ سادہ اور معصوم ہیں جنہوں نے کبھی سرکاری آفس تک نہیں دیکھی تھی۔ وہ اپنے کام کی وجہ سے ادھر اُدھر بھٹکتے رہتے ہیں۔ مسکین جہان خان کھوسو نے ان میں ہمت پیدا کی اور دفتروں میں اپنے ساتھ لے کر خود جاتے تھے تا کہ آفیسروں کو اُن کے مسائل سے آگاہ کرتے اور انہیں حل کروانے کی کوشش کرتے۔ اس وجہ سے لوگوں کی بڑی تعداد آپ کے ساتھ رہتی تھی۔

مسکین جہان خان کھوسو کو اخبارات کی اہمیت کا اندازہ تھا۔ آپ نے تھر اور ان کے لوگوں کی ضروریات اور مسائل کے بارے میں اخباروں میں کتنے ہی مضامین لکھے اور اپیلیں کیں۔ جب تھر میں قحط پڑتا تھا تو اناج، دوائیں، کپڑے اور دوسری امداد لوگوں تک پہنچاتے تھے۔ لوگوں کے مسائل اور اُن کی ضروریات پورا کرنے کے لیے دن رات مصروف رہتے تھے۔ جب بھی انہیں کسی چیز کی ضرورت یا کسی قسم کی کمی ہوتی تھی

تو اخبارات کے ذریعہ سرکاری اور فلاحی اداروں کو ان مسائل کی طرف توجہ دلاتے تھے۔

آپ کے دل میں ہر انسان کے لیے پیار اور محبت تھا۔ آپ نے تھر میں اقلیتی برادری اور دوسرے غیر مذہب کے ماننے والوں کی بھی سچے جذبے کے ساتھ خدمت کی۔ وہ اپنی ذات میں ایک مکمل فلاحی ادارہ تھے۔ جس میں نہ کوئی آفس تھی اور نہ کوئی ان کے ساتھ کام کرنے والا دوسرا کارکن۔ وقت اور موسم کی تبدیلی سے آزاد دن ہو یا رات گرمی ہو یا سردی، بارش ہو یا طوفان ہر حال میں لوگوں کے ساتھ تھے۔

آپ کی زندگی اور خدمات پر سندھ ریونیو محکمہ کے عملدار اور ادیب محمد بخش مجنوں بلوچ نے ایک مفید کتاب لکھی ہے۔

مائی بختاور لاشاری

ہمارے سندھ میں کتنے ہی بیٹیوں نے جنم لیا ہے جن میں تھرپارکر ضلعے کی غیرت مند بیٹی بختاور لاشاری بھی شامل ہے۔ یہ عظیم عورت تھرپارکر ضلعے کی ایک چھوٹے سے گاؤں ھیدو لاشاری میں 1880ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد مراد خان لاشاری تھا۔ ھیدو لاشاری گاؤں یونین کاؤنسل مھرانے تعلقہ مٹھی میں ہے۔ یہ گاؤں تھرپارکر ضلع میں چوالیس ہزار ایکڑ پر احمدی اسٹیٹ میں موجود تھا۔

جب کامریڈ حیدر بخش جتوئی نے 1945ء میں سرکاری ملازمت چھوڑ کر سندھ کے غریب کسانوں کے لیے آواز بلند کی۔ اسی زمانے میں کسانوں کو زمین کی پیداوار کا آدھا حصہ انھیں دیا جاتا تھا۔ حیدر بخش جتوئی سندھ کمیٹی میں شامل ہوئے اور آدھا بٹائی یعنی زرعی پیداوار کے آدھے حصے کے لیے مطالبہ کیا۔ آپ کے اس مطالبے پر سب سے پہلے نواب شاہ ضلعے اور بعد میں دوسرے حصوں میں تحریک چلی۔ کسان تحریک دوسرے ضلعوں کی طرح تھرپارکر میں بھی زور پکڑ لیا۔

کامریڈ حیدر بخش جتوئی 20 جون 1947ء میں جھڈو میں کسان کانفرنس بلوائی جس میں ہزاروں کسانوں نے شرکت کی۔ مائی بختاور کے گاؤں کے سارے مرد اس کانفرنس میں شرکت کے لیے گئے۔ پیچھے اناج کے ذخیرے کی حفاظت کے لیے مائی بختاور، دو خواتین اور ایک بوڑھا مرد پینو فقیر تھا۔

کانفرنس کے تیسرے دن 22 جون 1947ء کو زمینداروں نے موقعہ کا فائدہ لیتے ہوئے ہزاروں من گندم اٹھانے کی کوشش کی۔ مائی بختاور اور پینو فقیر نے انہیں روکا اور کہا کہ ہمارے دوسرے مردوں کے آنے تک انتظار کرو لیکن انھوں نے زبردستی اناج اٹھانے کی کوشش کی۔ مائی بختاور اور دوسری عورتوں نے ایسا کرنے نہیں دیا۔ان پر زمینداروں کے ہواریوں (کارندو) نے گولیاں چلائیں جس میں مائی بختاور شہید ہوگئی اور پینو فقیر سخت زخمی ہوگیا۔ مائی بختاور کی شہادت 22 جون 1947ء میں ہوئی۔

شہید بختاور کا خون رنگ لایا اور سارے سندھ میں ہاریوں کی تحریک نے زور پکڑ لیا اور 1950ء میں سندھ سرکار نے کسانوں کے حقوق کا قانون پاس کرلیا۔جس میں آدھا بٹائی کے حصے کا یہ مطالبہ منظور ہوگیا۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- مسکین جہاں خان کھوسو کس گاؤں میں پیدا ہوئے؟
2- مسکین جہاں خان کھوسو نے ملازمت کیوں چھوڑی؟
3- مسکین جہاں خان کھوسو نے تھر کے لوگوں کی کون سی خدمات انجام دیں؟
4- مائی بختاور کس گاؤں میں پیدا ہوئیں؟
5- پہلی کسان کانفرنس کس سال اور کون سے شہر میں ہوئی؟
6- سندھ سرکار نے کسانوں کے حقوق کا قانون کس سن میں منظور کیا؟
7- مائی بختاور کی شہادت کب ہوئی؟

(ب) عملی کام

1- اپنے استاد سے گزارش کریں کہ وہ آپ کو انسانی ہمدردی کی خدمات کے بارے میں معلومات دیں۔

(ج) سرگرمیاں

1- اپنے گاؤں یا شہر کے سماجی کارکنوں کو مدعو کریں کہ وہ آپ کو مسکین جہان خان کھوسو کی خدمات کے بارے میں بتائیں۔
2- اپنی کلاس میں اس بارے میں بات چیت کریں کہ آپ کیسے دوسرے کے کام آسکتے ہیں۔

ہمارے پیغمبر علیہم السّلام

حضرت آدم علیہ السّلام

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جس انسان کو پیدا کیا وہ حضرت آدم علیہ السّلام تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السّلام کے ساتھ بی بی حوّا کو بھی اس دنیا میں بھیجا۔ ان کے اولاد ہوئی اور اس اولاد کے بھی بیٹے اور بیٹیاں ہوئیں۔ اسی طرح حضرت آدم علیہ السّلام کی اولاد بڑھتی رہی۔ جیسے جیسے آبادی بڑھتی گئی، ویسے ویسے لوگ زمین پر دُور دُور جا کر آباد ہونے لگے۔ دُور رہنے کی وجہ سے ان کا رہن سہن بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوگیا۔ ان کی خوراک اور دوسرے رسم و رواج میں بھی فرق آتا گیا۔ رفتہ رفتہ ان کی زبانیں بھی الگ الگ ہوگئیں۔ آگے چل کر ان لوگوں نے اپنے لیے الگ الگ ملک بنا لیے۔ آج اس زمین پر اربوں انسان رہتے ہیں۔ یہ سب لوگ اصل میں حضرت آدم علیہ السّلام ہی کی اولاد ہیں۔

حضرت آدم علیہ السّلام اس دنیا میں صرف پہلے انسان ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے پہلے پیغمبر بھی تھے۔ ان کی اولاد میں ہابیل اور قابیل بہت مشہور ہیں۔ حضرت آدم علیہ السّلام نے اپنی اولاد کو سیدھے راستے پر چلنے کا حکم دیا اور بُرے کاموں سے روکا۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ ہر انسان کو خدا کی عبادت کرنی چاہیے اور اگر اس سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑا مہربان اور گناہوں کو بخشنے والا ہے۔

حضرت آدم علیہ السّلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے بہت سے پیغمبر بھیجے تاکہ وہ لوگوں کو نیکی اور سچائی کا راستہ دکھائیں۔ سب سے آخری نبی ہمارے پیارے رسول حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام

حضرت ابراہیم علیہ السّلام جس قوم میں پیدا ہوئے وہ بتوں کو پوجتی تھی۔ سُورج، چاند اور تاروں کو اپنا خدا سمجھتی تھی اور اُن کے بُت بنا کر ان کی عبادت کرتی تھی۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام اللہ کے نبی تھے۔ وہ اپنی قوم کی بھلائی چاہتے تھے۔ اسی لیے انھوں

نے لوگوں سے کہا کہ بتوں کی پوجا مت کرو، سورج اور چاند کی بندگی نہ کرو، کیونکہ یہ تمھارے خدا نہیں ہیں۔ خدا تو وہ ہے جس نے ان سب چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ وہ جس کو بچانا چاہے اُسے کوئی نہیں مار سکتا۔ اس لیے کہ موت اور زندگی کا مالک خدا ہے۔

لوگوں کو یہ بات پسند نہیں آئی اور انھوں نے اپنے بادشاہ نمرود سے فریاد کیا کہ" ابراہیمؑ ہمارے خداؤں (بتوں) کو جھوٹا کہتے ہیں اور لوگوں کو ان کی پوجا سے روکتے ہیں۔" نمرود یہ سنتے ہی غصّے میں آگ بگولا ہوگیا۔ اُس نے حکم دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو آگ میں جلا دیا جائے۔ بس حکم کی دیر تھی، ایک بڑا الاؤ روشن کیا گیا۔ نمرود کے آدمیوں نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو اُٹھا کر آگ میں پھینک دیا اور یہ سمجھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام جل کر خاک ہو جائیں گے، لیکن خدا بڑی قدرت کا مالک ہے، اُس کے حکم سے آگ بُجھ کر ٹھنڈی ہوگئی اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام سلامت رہے۔ اللہ کے راستے میں یہ اُن کی پہلی قربانی تھی۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے ایک بیٹے کا نام حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام تھا۔ آپ کو اس بیٹے سے بڑی محبت تھی۔ ایک رات حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو خواب میں بشارت ہوئی کہ "اپنے پیارے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کو خدا کی راہ میں قربان کردو۔"

باپ نے بیٹے کو خواب کی بات بتائی۔ فرماں بردار بیٹا اللہ کی راہ میں قربان ہونے کے لیے تیار ہوگیا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کو ان کی راہ میں ذبح کرنے لگے تو خدا کا پیغام آیا، "اے ابراہیم علیہ السّلام! تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا تم بھی سچے ہو اور تمھارا بیٹا بھی سچّوں میں سے ہے۔ اب اپنے ہاتھ روک لو، اپنے پیارے اور فرماں بردار بیٹے کے بدلے میں دُنبے کی قربانی دو۔"

ہم ہر سال خدا کی راہ میں کچھ حلال جانوروں کی قربانی دے کر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی اس قربانی کی یاد مناتے ہیں۔ اس دن کو "قربانی کی عید" یا "عیدالاضحیٰ" کہتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کے ساتھ مل کر مکّے میں کعبۃ اللہ یعنی اللہ کا گھر بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ "سب لوگ اس گھر کی طرف مُنہ کر کے عبادت کریں۔ یہ رحمت اور نجات کا گھر ہے۔" اسی وجہ سے تمام مسلمان کعبے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ لاکھوں مسلمان ہر سال خانہ کعبہ کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ اس عمل کو حج بیت اللہ کہتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام

حضرت موسیٰ علیہ السّلام مصر میں پیدا ہوئے۔ ان دنوں وہاں کا بادشاہ فرعون تھا۔ نجومیوں نے اسے بتایا تھا کہ "بنی اسرائیل خاندان میں ایک بچہ پیدا ہوگا، جو تیری بادشاہت کو ختم کردے گا۔" اسی ڈر سے بنی اسرائیل خاندان میں جو لڑکا بھی پیدا ہوتا وہ فرعون کے حکم سے مار دیا جاتا۔ جب حضرت موسیٰؑ پیدا ہوئے تو ان کی ماں پریشان ہوئیں اور انھوں نے حضرت موسیٰؑ کو ایک صندوق میں بند کرکے دریائے نیل میں بہا دیا۔ خدا کی قدرت کہ وہ صندوق فرعون کی بیوی کے ہاتھ آیا۔ وہ حضرت موسیٰؑ کو اپنے محل میں لے آئیں اور اس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے گھر میں پرورش پائی۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام بھی اللہ کے نبی تھے۔ ان کو فرعون کا ظلم اور اس کی زیادتی بالکل پسند نہ آئی۔ جس کی وجہ سے فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو قتل کرانے کا ارادہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام مصر سے نکل کر مَدین جا پہنچے، کچھ عرصہ وہاں رہ کر دوبارہ مصر واپس آگئے۔

مصر میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو ہدایت کرتے ہوئے کہا: "ایک رب کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو، ظلم کا مقابلہ کرو اور کسی سے نہ ڈرو۔" فرعون اور اس کے وزیر ہامان کو یہ باتیں بالکل پسند نہ تھیں اور انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی قوم پر پہلے سے بھی زیادہ ظلم ڈھانے شروع کیے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجبور ہوکر اپنی قوم کو مصر چھوڑنے کا مشورہ دیا۔ پوری قوم ان کے ساتھ دریائے نیل کو پار کرکے صحیح سلامت دوسرے کنارے پر پہنچ گئی۔ فرعون نے بھی اپنا زبردست لشکر لے کر ان کا پیچھا کیا، تاکہ انھیں ختم کردے لیکن وہ اپنے لشکر سمیت دریائے نیل میں غرق ہوگیا۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہِ طور پر جاکر دُعا مانگی اور اپنی قوم کی نجات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کتاب نازل ہوئی اسے "توریت" کہتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آج سے تقریباً دو ہزار سال پہلے بنی اسرائیل قوم میں پیدا ہوئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے سچّے نبی تھے، ان کی قوم بہت زیادہ خرابیوں میں مبتلا تھی۔ وہ اپنی قوم کو بُرائیوں سے بچانے کے لیے کہتے تھے: "جو تم سے دُشمنی کرے، تم اس سے نیکی کرو، جو تمھیں تکلیف پہنچائے تم اس کی بھلائی کے لیے دعا مانگو۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے قوم کی اصلاح کا کام غریبوں سے شروع کیا۔ ایک بار وہ دھوبی گھاٹ گئے اور دھوبیوں سے کہا کہ "تم دوسروں کے کپڑوں کی گندگی اور میل کچیل تو ہر روز صاف کرتے ہو، لیکن کبھی اپنے دل کے میل کچیل کو بھی صاف کیا ہے؟ آپ کہتے تھے۔" خدا سے ڈرو، اُس پر ایمان لاؤ اور گناہ کے کاموں سے ہمیشہ بچو۔ اس عمل سے تمھارا دل شیشے کی طرح صاف ہو جائے گا۔"

اسی طرح ایک دن آپ ایک تالاب پر گئے۔ جہاں مچھیرے مچھلیاں پکڑ رہے تھے۔ آپ نے ان کو بھی ہدایت کی کہ "یہ دنیا مچھلی کے جال کی طرح ہے، اپنے آپ کو اس میں پھنسنے سے بچاؤ، گناہوں سے دوری اختیار کرو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے بڑی شفا رکھی تھی۔ آپ کسی بیمار یا مرے ہوئے قریب شخص کو ہاتھ لگا دیتے تو وہ اچھا بھلا ہو جاتا تھا۔ اسی لیے آپ کو "مسیح" کہا جاتا تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام لوگوں سے فرماتے تھے کہ "کوئی شخص اپنے بھائی کی چھوٹی چھوٹی بات پر ناراض نہ ہو۔ لوگوں کو اپنے پڑوسیوں سے محبت کرنی چاہیے اور اپنے دشمنوں سے بھی اچھا برتاؤ کرنا چاہیے۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر جو کتاب نازل ہوئی اس کا نام "انجیل" ہے۔

حضرت مُحمّد مُصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم
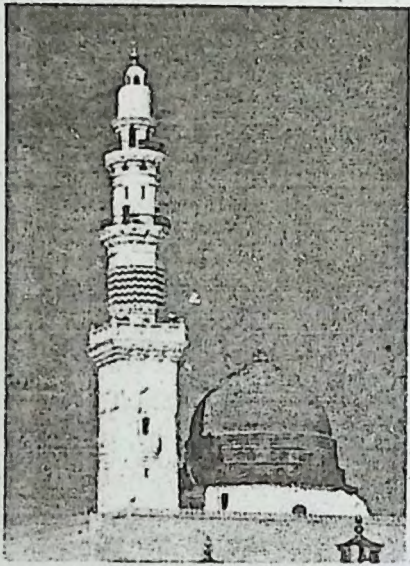
حضرت مُحمّد مُصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مکّہ معظّمہ کے قریش قبیلے میں پیدا ہوئے۔ آپؐ کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ آپؐ بچپن سے نہایت، سچے اور ایماندار تھے۔ اس لیے مکّے کے لوگ آپؐ کو "صادق اور امین" کہا کرتے تھے۔ اس زمانے میں عرب بُتوں کی پُوجا کرتے تھے اور بہت سے گناہوں کے کام کیا کرتے تھے۔

آپؐ کی نیکی اور ایمانداری دیکھ کر مکّے کی ایک نیک اور مالدار خاتون حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے آپؐ سے شادی کی۔ اُس وقت آپؐ کی عمر پچیس سال تھی۔

جب آپؐ چالیس سال کے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ پر وحی نازل ہوئی۔

اس کے بعد آپؐ نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینی شروع کی، جس پر مکّے کے کافر آپؐ سے ناراض ہوگئے اور آپؐ کو اور دوسرے مسلمانوں کو بہت تکلیفیں دینی شروع کردیں۔

آخرکار آپؐ مکّے سے ہجرت کرکے مدینہ منوّرہ چلے گئے۔ ہجری سال اسی وقت سے شروع ہوا۔ مدینہ منوّرہ پہنچنے کے بعد آپؐ کی کافروں سے کئی جنگیں ہوئیں اور آخرکار فتح اسلام کی ہوئی۔

آنحضرت مُحمّد مُصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "ایک اللہ کی عبادت کرو، ماں باپ کی عزّت کرو۔ اپنے بڑوں کا ادب کرو اور چھوٹوں سے شفقت سے پیش آؤ۔ محلّے والوں سے اچھا سلوک کرو۔ جھوٹ نہ بولو۔ غریبوں، مسکینوں کی مدد کرو اور بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔"

ہمارے رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپؐ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کتاب نازل ہوئی اس کا نام "قرآن مجید" ہے۔

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ بہ تعاون آغا خان یونیورسٹی، انسٹی ٹیوٹ فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ، کراچی

منظور کردہ: وفاقی وزارت تعلیم (شعبۂ نصاب) اسلام آباد بطور واحد درسی کتاب برائے مدارس ضلع تھر پارکر۔

قومی کمیٹی برائے جائزہ کتب نصاب کی تصحیح شدہ۔

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد　　کِشورِ حسین ۔ شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان　　ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام　　قُوّتِ اُخُوّتِ عوام
قوم، مُلک، سَلطنت　　پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچمِ سِتارہ و ہلال　　رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال　　جانِ اِستقبال
سایۂ خُدائے ذُوالجلال

سلسلہ وار نمبر	76	پبلشر کوڈ نمبر 104	
ماہ و سال اشاعت	ایڈیشن	تعداد	قیمت
اپریل 2012	اول	500	مفت